REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/67.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۶

شمارہ ۵

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرحِ چندہ:-
سالانہ ۔ ۱۵ روپے
ششماہی ۔ ۸ روپے
ممالکِ غیر ۔ ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN Pin. 143516.

۱۳ر صفر ۱۳۹۷ ہجری   ۳ر تبلیغ ۱۳۵۶ ہش   ۳ر فروری ۱۹۷۷ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۱ر صلح (جنوری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم ابو البرکات صاحب آف انگلینڈ کے ذریعہ موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ!

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ سے اطلاعات مظہر ہیں کہ:-

(۱) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو بے چینی اور ضعف کی تکلیف چل رہی ہے۔

(۲) محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ کی طبیعت کچھ بہتر ہو رہی ہے مگر ابھی پورے طور پر خطرے سے باہر نہیں ہے۔

(۳) محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ بہتر ہے۔ مگر نقرس کی تکلیف شروع ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے (آگے ص۱۱ پر دیکھئے)

ایک سوال کا جواب

واقعۂ صلیب کے بعد

حضرت مریم صدیقہ کہاں گئیں؟

محترم شیخ عبد القادر صاحب محقق لاہور کے قلم سے

(۱)

ولیم سمتھ کی بائبل ڈکشنری میں "مریم" کے عنوان کے نیچے لکھا ہے:-

"مذہبی اور غیر مذہبی لٹریچر میں شاید ہی کوئی ایسی شخصیت ہوگی جس کے ارد گرد روایات کا اتنا تانا بانا بنا گیا ہو اور جس کے سوانح کا حصہ اتنا مختصر ہو جتنا مقدس مریم کا ہے۔"

ان الفاظ سے ایک مؤرخ کی مشکلات کا اندازہ کیجئے! ـــــ بہر کیف عیسائی آثار کی روشنی میں واقعۂ صلیب کے بعد مریم صدیقہ کی زندگی کا مختصر خاکہ پیشِ خدمت ہے۔

اناجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ جب یہود نامسعود نے حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا۔ تو اس وقت حضرت مریم موجود تھیں۔ اور بچشمِ گریاں اس روح فرسا منظر کو دیکھ رہی تھیں اس وقت حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی والدہ کو اپنے محبوب حواری یوحنا کی کفالت میں دیدیا۔

(یوحنا باب ۱۹۔ آیت ۲۶-۲۷)

واقعۂ صلیب کے ڈیڑھ ماہ بعد حضرت مریم حواریوں کے ساتھ مل کر عبادات میں حصہ لیتی رہیں۔

(اعمال باب ۱۔ آیت ۱۴)

"اس کے بعد ہمارے پاس کوئی یقینی خبر نہیں کہ حضرت مریم کہاں گئیں اور نہ ہمیں یہ علم ہے کہ کب اور کس جگہ انہوں نے وفات پائی۔"

(امریکن انسائیکلو پیڈیا زیر لفظ MARY)

(۲)

قرونِ اولیٰ میں حضرت مریم کے بارہ میں عیسائی مختلف الخیال تھے:-

(ا) بعض سمجھتے تھے کہ یوحنا حواری جب ایشیا میں گئے تو حضرت مریم ہمراہ تھیں۔ اس روایت سے حضرت مریم کے افسس (ایشیائے کوچک) میں جانے اور وہاں وفات پانے کی روایت مشہور ہوئی۔

(ب) مکاشفات یوحنا عارف میں ابلیس کے حملہ سے ایک آسمانی عورت کے بچ نکلنے اور بیابان میں ہجرت کر جانے کا ذکر ہے۔ قرونِ اولیٰ کے عیسائی سمجھتے تھے کہ یہ کشف حضرت مریم کی ذات پر منطبق ہوتا ہے۔

(ج) ایک گروہ یہ سمجھتا تھا کہ حضرت مریم واقعہ صلیب کے کچھ عرصہ بعد یروشلم میں وفات پاگئیں اور کدرون مقام پر دفن ہیں (حال ہی میں یہ قبر کھودی گئی اور خالی پائی گئی)

(د) بعض لوگ یہ سمجھنے لگے کہ وہ شہید ہوئیں۔

(ہ) آخر میں روایت نے یہ شکل اختیار کر لی کہ قبر سے نکل کر مریم آسمان پر چلی گئیں۔ اس طرح وہ زندہ وجاوید ہیں۔ (آج پوپ نے صعودِ مریم کو عقیدے میں شامل کر لیا ہے)

(۳)

ان روایات میں سے کونسی روایت صحیح ہے اس کا فیصلہ مصر کے آثارِ قدیمہ سے نکلنے والی اناجیل خصوصاً فلپ اور توما کی انجیل سے ہوتا ہے۔

"فلپ کی انجیل" عیسائیوں کے باطنی فرقہ نے دوسری صدی میں مرتب کی۔

۱۹۴۵ء میں جب بالائی مصر کے ایک قبرستان سے باطنی فرقہ کے صحائف کا انکشاف ہوا تو ان میں یہ انجیل بھی شامل تھی۔ فلپ کی انجیل میں لکھا ہے:-

"There were three who walked with the Lord at all times, Mary his mother and his sister and Magdalene, whome they called his Consort. For Mary was his sister and his mother and his Consort."

(107 : 5 - P. 35)

تین خواتین یسوع کے ساتھ ہمہ وقت شریکِ سفر تھیں۔ مریم اس کی ماں، مریم اس کی بہن اور مریم مگدلینی۔ مؤخر الذکر خاتون کو لوگ یسوع کی رفیقہ حیات بھی کہتے تھے۔

اسی انجیل فلپ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت کو غلط عقیدہ بتایا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"Those who say that Lord died first and then rose up is error for he rose up first and then died."

(104 : 15. P- 32)

وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ مسیحؑ پہلے مرے اور پھر زندہ ہو گئے غلطی خوردہ ہیں وہ (موت کے مشابہ حالت سے) پہلے جی اُٹھے پھر (طبعی موت سے) وفات پائی۔

صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے گئے۔ انہوں نے ایک طرح موت سے ہمکنار ہو کر نئی زندگی پائی اور پھر ان کی کسی وقت وفات ہوئی۔ زندگی بھر ان کی والدہ ان کے ہمراہ رہیں۔ قرآن کریم کی آیت کَانَا یَاۡکُلٰنِ الطَّعَامَ اور آیت وَ اٰوَیۡنٰہُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَۃٍ میں یہی اشارہ ہے کہ مریم اور ابنِ مریم اکٹھے رہے۔ ان کو ایک شاداب سطح مرتفع پر پناہ دی گئی۔

(۴)

جس مٹکے میں باطنی فرقہ نے اپنے صحائف کو دفن کیا تھا۔ اس میں مذکورہ انجیل کے علاوہ توما کی انجیل میں لکھا ہے:-

"حواریوں نے پوچھا ہمیں معلوم ہے کہ آپ ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ کے بعد ہمارا امیر کون ہوگا؟

(آگے ص۔۔ پر ملاحظہ فرمائیں)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مؤرخہ ۳ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش!

حضرت امیر صاحب مقامی رضی اللہ عنہ کی ناقابلِ فراموش شخصیت

حضرت امیر صاحب مقامی مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل رضی اللہ عنہ کی وفات پر دس دن گزر گئے۔ جوں جوں وقت آگے بڑھتا چلا جائے گا دس مہینے، دس سال، بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ بیت جائے۔ لیکن آپ کی شخصیت ایسی نہیں کہ کسی وقت بھی اُس کی یاد دلوں سے مٹ جائے۔ آپؓ نے ۸۵ سالہ عمر میں ایک وسیع خطۂ ارض پر اپنے شاندار کارناموں کے ایسے نقوش چھوڑے ہیں اور دلوں میں حُسن و احسان کی ایسی میٹھی یادیں قائم ہو چکی ہیں جو ناقابلِ فراموش ہیں۔

"حضرت امیر صاحب" کے صفاتی الفاظ کثرتِ استعمال اور آپؓ کے محسنانہ تعلق کے سبب نہ صرف مقامی طور پر قادیان میں بلکہ بیرونجات میں بھی اسمِ عَلَم بن گئے تھے۔ کسی بھی شخص کی زبان سے یہ لفظ نکلتے آپؓ کی پُر وقار بزرگ شخصیت آنکھوں کے سامنے آجاتی۔ آپ کی ساری زندگی ہی خدمتِ دین اور خدمتِ انسانیت سے معمور رہی۔ اور زندگی بھی ایسی جو پبلک زندگی تھی۔ نوعمری ہی میں آپ کے ماموں حضرت حافظ شیخ حامد علی صاحب رضی اللہ عنہ، جو بعد میں آپ کے خُسر بھی ہوئے آپ کو قادیان میں لے آئے۔ اور آپ وہ دوسرے خوش نصیب طالب علم ہیں جو مدرسہ احمدیہ کی سب سے پہلی جماعت میں داخل ہوئے۔ اور اسی درس گاہ سے فارغ التحصیل ہو کر اس قدر طویل عرصہ درس و تدریس کی خدمت اسی درس گاہ میں بجالانے کی توفیق پائی جو کسی دوسرے کے حصہ میں شاید نہ آئی ہو۔ نہ جانے کتنی نسلوں کے آپ استاد اور معلم بنے اور بیشمار مبلغینِ سلسلہ کو آپ کے تلمیذ کہلانے کا شرف حاصل ہُوا۔ اس طرح آپ کا یہ صدقہ جاریہ آپ کی ذات کو ہمیشہ ہی زندہ جاوید رکھے گا!

نہایت درجہ عالی ہمت۔ جفاکش۔ بلند حوصلہ۔ معاملہ فہم۔ ذہین۔ بارُعب۔ عالم باعمل بزرگ تھے۔ آپؓ کے ان اوصافِ حمیدہ میں سے ایک ایک وصف نے آپ کو دین کی خدمت میں نمایاں حصّہ ڈالنے کا موقعہ دیا۔ اور ایسی ہی خوبیوں کے سبب انسانیت کی حقیقی خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ مُلکی تقسیم سے قبل جب تک مدرسہ احمدیہ میں تعلیم و تدریس کے خصوصی کام پر مامور رہے۔ پُوری لگن اور محنت کے ساتھ اس خدمت کو بجالاتے رہے۔ اس فرضِ منصبی کے سوا جماعت کی اور بہت سی نفلی خدمات فرض سے بڑھ کر ذمہ داری کے احساس سے ادا کرتے رہے۔ آپ اکثر بیان فرمایا کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بارہا خوشنودی اِن نفلی کاموں کی بجاآوری کے سلسلہ میں آپ کو حاصل ہوئی۔ چونکہ راقم الحروف کو بھی آپ کی شاگردی کا شرف حاصل رہا ہے، اس عرصہ میں ذاتی تجربہ کی بناء پر علیٰ وجہ البصیرت کہا جاسکتا ہے کہ آپ ایک شفیق استاد کی طرح اپنے شاگردوں سے پیش آتے رہے۔ ہر سبق پُوری تیاری اور قبل از وقت مطالعہ کے بعد پڑھایا۔ ادب عربی۔ فقہ اور انشاء کے مضامین میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔

عرصہ دراز تک مدرسہ احمدیہ کے بورڈنگ میں بطور ٹیوٹر خدمت بجالاتے رہے۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ سے دُور واقع اپنی رہائش گاہ سے صبح سویرے فجر کی نماز کے لئے طلبہ کو جگا کر وقت پر نماز کے لئے لے جانا اور صرف ایک دو دن یا ایک دو ماہ کے لئے نہیں بلکہ سالہا سال یہ خدمت بحسن و خوبی بجالاتے رہنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس طرح جو رنگ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے عظام سے براہِ راست سایہ میں رہ کر آپ نے اپنے اندر جذب کیا۔ جماعت کے ہونے والے مبلّغین اور علماء کو بھی اسی رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کی۔ اور ہمہ وقت دوسروں کو خدمتِ دین اور خدمتِ انسانیت کے لئے آمادہ و تیار کرتے رہنے کی نہ صرف تلقین کی بلکہ اس کام میں خود بھی برابر کا حصّہ لیتے ہوئے دوسروں کو عملی ترغیب دی۔ ایک ہی وقت میں کئی کئی ڈیوٹیاں سرانجام دینے میں آپ کی عالی ہمتی، محنت اور جفاکشی نے ہمیشہ ہی آپ کو سربلند رکھا۔ کسی کام کو نہ حقیر جانا اور نہ ہی کسی کام کو ادھورا چھوڑا بلکہ اسے پوری ذمہ داری کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور مشکل سے مشکل کام کو سرانجام دیتے وقت کبھی نہیں گھبرائے بلکہ پُوری ثبات قدمی اور دلجمعی کے ساتھ پُورا کیا۔ اور ہمیشہ ہی دربارِ خلافت سے خوشنودی حاصل کی۔

مُلکی تقسیم سے سالہا سال قبل ہی مسجدِ اقصیٰ میں امامت کے فرائض سرانجام دینے شروع کئے۔ پھر جب امیر مقامی بنائے گئے تو قادیان کی دونوں مرکزی مساجد میں باری باری امامت فرماتے رہے نماز باجماعت کی پابندی اور اوّل وقت میں نماز کی ادائیگی میں ایسی باقاعدگی کہ اپنی مثال آپ تھے۔ یہ جو حدیثِ نبویؐ میں مروی ہے کہ سات آدمیوں کو قیامت کے روز خدا تعالیٰ کے خاص سایہ میں جگہ ملے گی، اُن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس آدمی کو بھی شمار کیا ہے جس کا دل مسجد سے معلّق رہتا ہے۔ کہ ایک نماز سے فارغ ہوکر دوسری نماز کے لئے جانے کو اُس کے دل میں اشتیاق کے جذبات اُبھرتے رہتے ہوں۔ ہمارے نزدیک حضرت مولوی صاحب مرحوم بھی انہی خوش نصیب افراد میں سے تھے۔ جن کے دل کو مساجد میں نماز باجماعت کے لئے حاضر ہونے کا غیر معمولی تعلق تھا۔

مُلکی تقسیم کے بعد آپ مقامی جماعتِ احمدیہ کے امیر بنائے گئے۔ ۲۹ ½ سال کا لمبا عرصہ نہایت کامیابی کے ساتھ اُن سب ذمہ داریوں کو ادا کیا جو اس عہدۂ جلیلہ سے وابستہ ہیں۔ آپؓ کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا۔ کسی کو بھی اپنی شکایت اور ضرورت آپ کے سامنے بیان کرنے میں کسی طرح کی روک نہ تھی۔ آپ ہر شخص کی بات بڑے صبر و تحمل اور بردباری سے سنتے اور اس پر بہت جلد کارروائی فرماتے اور ہر تکلیف رسیدہ کی تکلیف کو جلد از جلد دُور کرنے کی پوری سعی فرماتے۔

مُلکی تقسیم کے وقت قادیان کی کثیر آبادی کو جن حالات میں سے گزرنا پڑا اور بالخصوص مغربی پنجاب سے زخم خوردگی کے بعد مشرقی پنجاب میں آنے والے غیر مسلموں کی دلداری اور اُن کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنے اور ساتھ کے ساتھ اُن کے دلوں سے کدورت کو دُور کرنا۔ جو حالات کی نزاکت کے سبب مسلمانوں کی نسبت پیدا ہو چکی تھی۔ یہ کوئی معمولی بات نہ تھی۔ یہ حضرت امیر صاحب مقامی کی ہی شخصیت تھی جس نے آنے والوں کے دلوں میں ایسا مقام پیدا کرلیا کہ وہ سب کے سب آپؓ کو اپنا ہی بزرگ یقین کرنے لگے۔ جس طرح محلہ احمدیہ کے درویشان کرام سمجھتے اور یقین کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کی وفات کی خبر سن کر ان سب دوستوں کو بھی اُسی طرح صدمہ ہُوا جس طرح درویشانِ کرام اور احمدی دُنیا کو۔ چنانچہ ان میں سے ایک خاصی تعداد آپؓ کے جنازہ اور تدفین کے وقت موجود رہی اور آپ کی قبر پر جہاں احمدی احباب نے مٹی ڈالی وہاں ان دوستوں نے بھی اپنی محبت کا ثبوت دیتے ہوئے اس کام میں برابر کا حصّہ لیا۔

حضرت امیر صاحبؓ طبعی طور پر جہیر الصوت واقع ہوئے تھے۔ اور اپنی اس خوبصورت بلند آواز میں جب قرآن کریم کی نمازوں میں قرأت فرماتے یا اپنے گھر میں صبح کی نماز کے بعد تلاوت فرماتے تو دُور تک ہر لفظ بہت عمدگی سے سُنا جاتا۔ اور ہر سُننے والا اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا۔

ہر چند کہ آپ کو مدرسہ میں تعلیم و تعلّم کا اور جماعت کے دوسرے انتظامی امور کی سرانجام دہی سے ہی واسطہ پڑتا رہا۔ اس لئے آپ پبلک میں بطور مقرر اور خطیب کے کبھی نہیں آئے تھے بلکہ درویشی کا ابتدائی زمانہ بھی اسی طرح گزرا۔ لیکن جب کچھ عرصہ بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم صاحب کو باری باری جمعہ پڑھانے کا خصوصی ارشاد فرمایا تو اس وقت کے بعد سے آپ کا یہ وصف بھی خوب چمک کر سامنے آیا۔ جُمعہ کے خطبات ہوں یا جماعتی جلسوں میں تقاریر اور صدارت کے فرائض سرانجام دینے کے مواقع ہوں، سب کو بڑی عمدگی اور خوبی سے پُورا کیا۔ نہ صرف احبابِ جماعت کے سامنے بلکہ قومی و مُلکی تقریبات کے بہت سے پبلک جلسوں میں بھی آپ کو خطاب کرنے کا بارہا موقع ملا۔ آپ بڑے ہی مؤثر طریق پر اور بڑی سادہ زبان میں اپنے مافی الضمیر کو ادا کرتے۔ اور ہمیشہ ہی مفید امور کی طرف اپنے مخاطبین کو متوجہ کرتے۔

ہر ایسے موقعہ پر آپ نے ہمیشہ ہی اس امر کی تلقین کی کہ جو ہم کہتے ہیں اُس پر عمل بھی کریں۔ تا ہمارا عمل ہمارے قول کے ساتھ مطابق ہو کہ ہم عملی آدمی بن سکیں۔ نہ کہ صرف باتیں بنانے والے ہوں۔ آپ ہمیشہ احبابِ جماعت کو بالعموم اور درویشانِ کرام کو بالخصوص سورت صف کی آیتِ کریمہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ کی روشنی میں تاکید فرمایا کرتے کہ انسان کا عمل اس کے قول کے ساتھ مطابق ہونا چاہیئے۔ ایسا نہ ہونے کی صورت میں خدا تعالےٰ کی ناراضگی مول لینے کا باعث ہے۔

عمر کے آخری سالوں میں جب گرمی کا موسم آتا تو آپ کا یہ معمول رہا کہ مغرب کی نماز مسجدِ اقصیٰ میں ادا کرنے کے بعد امام کے مصلّے پر ہی لیٹ جاتے اور نمازِ عشاء تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے۔ اس دوران کوئی ملاقاتی کبھی اگر آجاتا تو آپ اس سے ملاقات بھی اسی جگہ فرما لیتے اور پھر بہت سی رُوحانی باتوں کا سلسلہ چل پڑتا جن میں بالعموم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرتِ پاک اور اپنے (آگے صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمائیے)

خطبہ عید الاضحی

امتِ مسلمہ کا یہ فرض ہے کہ بیت اللہ کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہے اور انہیں آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دے

جب تک دنیا کی منتشر آبادیاں بیت اللہ سے تعلق قائم نہیں کریں گی وحدتِ انسانی قائم نہیں ہو سکتی

حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو اور انسان سمجھنے لگے کہ اسکی بھلائی کے سامان صرف اسلام میں ہیں

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا میں اسلام کی روشنی پھیلانے کی توفیق دے اور ہماری نسلوں کو بھی نیکی و تقویٰ پر قائم رکھے

از سیدنا حضرۃ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲؍فتح ۱۳۵۵ہش مطابق ۲؍دسمبر ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کے ایک حصے کی تلاوت کی:۔

اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ط

(البقرہ : ۱۲۶)

اور پھر فرمایا:۔

پچھلے دنوں میری طبیعت علیل رہی ہے DIARRHOEA (اسہال) کا بڑا سخت حملہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا چند دن تکلیف رہنے کے بعد آرام آگیا لیکن یہ بیماری اپنے پیچھے بہت ضعف چھوڑ گئی۔ آج صبح سے میرے ضعفِ دماغ کی یہ کیفیت تھی کہ آخری وقت تک میں یہ فیصلہ نہیں کر سکا تھا کہ عید کی نماز پڑھانے کے لئے آؤں گا یا نہیں۔ پھر مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں نے کہا کہ اپنے دوستوں، بھائیوں اور بہنوں کو جا کر

عید مبارک دیتا ہوں

اُن کو دعائیں دیتا ہوں اور ان کی دعائیں لوں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے لئے اس عید کو مبارک کرے اور آنے والی عید دن کو اس سے بھی زیادہ برکتوں کا موجب بنائے اور اس سے زیادہ اِن ایام میں آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث ٹھہریں۔

ہماری اس عید کا تعلق فریضۂ حج سے ہے اور فریضۂ حج کا تعلق خانہ کعبہ سے ہے، بیت اللہ سے ہے، مسجدِ حرام سے ہے اور انسان سے بیت اللہ کا رشتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ تازہ کیا گیا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی نے ان قوموں کو تیار کیا جنہوں نے اپنے وقت میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنا تھا اور آپ کی اُمت کا یہ فرض ٹھہرا کہ بیت اللہ کے جو اغراض و مقاصد ہیں اور جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے اس تحریک کو شروع کیا ان کو پورا کرنے کے لئے وہ ہر وقت تیار رہیں اور ان کو آنکھوں کے سامنے رکھیں کسی وقت آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیں۔

یہ عید ہمارے لئے ہمارے رب کی طرف سے بہت سے پیغام لے کر بڑی مبارک بادیوں کے ساتھ آتی ہے اس چھوٹی سی آیت کے ٹکڑے میں جو میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ وہ پیغام یہ ہیں ایک یہ کہ مثابۃ ہے دوسرے یہ کہ امن کی جگہ ہے یعنی ایسی جگہ ہے اس فریضہ کا تعلق ہے جہاں لوگ خدا کے حکم کے ماتحت اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی روشنی میں بار بار اس لئے آتے ہیں کہ انسان پھر سے اُمتِ واحدہ بن کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے سایہ تلے اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سایۂ عاطفت میں

جمع ہو اور اُمتِ واحدہ بن کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ جب تک انسانوں کی منتشر آبادیاں اس جگہ سے تعلق قائم نہیں کریں گی اس وقت تک یہ وحدتِ انسانی قائم نہیں ہو سکتی اور یہ پیغام دیا گیا ہے کہ دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے جب تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور تعلیم کے مطابق دنیا اپنی زندگی نہیں ڈھالے گی، امن اور چین اور سکھ کی زندگی نہیں گزار سکے گی اور یہ بڑی ذمہ داری ہے اُمتِ مسلمہ پر۔ بڑی ذمہ داری ہے اُمتِ مسلمہ کے ان مختلف گروہوں پر اور جماعتوں پر جو خود کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنے والے ہیں۔

ہمارے اعتقاد کے مطابق مہدی علیہ السلام کے آنے کی غرض ہی یہ ہے کہ ساری دنیا میں اسلامی تعلیم کا بول بالا ہو اور تمام ادیان کی طرف منسوب ہونے والا انسان اور مذہب کو چھوڑ دینے والا انسان اور خدا تعالیٰ سے دور چلے جانے والا انسان یہ سمجھنے لگے کہ اس کی

بھلائی اور خوشحالی کے سامان

سوائے اسلامی تعلیم کے اور کہیں نہیں پائے جاتے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ہماری چھوٹی سی جماعت اپنی سمجھ اور طاقت کے مطابق زور لگا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو بہت سی کامیابیاں بھی عطا کر رہا ہے یہ چھوٹی سی جماعت اپنے عرفان کے مطابق عاجزانہ طور پر خدا کے حضور جھکتی ہے اور اس سے دعائیں مانگتی ہے اور یہ یقین رکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چونکہ آسمانوں پر یہی فیصلہ کیا ہے کہ اس زمانہ میں اسلام دنیا میں غالب ہو اس معنی میں نہیں کہ لوگوں کی گردنیں اس کے سامنے جھک جائیں بلکہ اس معنی میں کہ انسانی دل اس کے سامنے جھک جائیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول کرے گا۔ اس وجہ سے آسمانوں پر فیصلہ ہو چکا ہے اور جو فیصلہ ہوا ہے اس کے ثواب میں خدا تعالیٰ ہماری شرکت کے سامان پیدا کر دے گا۔

ہم اللہ تعالیٰ سے پہلے بھی یہی دعا کرتے ہیں اور اب بھی ہماری یہی دعا ہے۔ اور آئندہ بھی یہی دعا رہے گی کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی روشنی کو دنیا میں پھیلانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ انسانوں کو اس قابل بنا دے کہ وہ اسلام کی محبت بھری تعلیم اور امن بھرے پیغام کو سمجھنے لگیں اور اس سے فائدہ اُٹھانے والے بن جائیں اور سارے اکٹھے ہو کر خدا کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اکناف عالم میں بسنے والے مسلمانوں کی بھلائی کے سامان پیدا کرے اور ان کی مضبوطی کے سامان پیدا کرے اور ان کے

استحکام کے سامان

پیدا کرے اور اُن کے اندر روحِ اسلام کو تازہ کرنے اور زندہ کرنے اور زندہ

رکھنے کے سامان پیدا کرے اور ہم عاجز بندوں کی کسی غفلت کے نتیجہ میں پرے نہ دھتکار دے بلکہ خدا کرے شیطان کا وار ہم پر کبھی کامیاب نہ ہو اور وہ جو خدا اور اس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے وہ ہم سے پیار جیتنے میں کامیاب نہ ہو بلکہ جس طرح وہ ہمارے محبوب آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے اسی طرح ہم اور ہماری نسلیں اس شیطان کو اپنا دشمن سمجھتے رہیں اور دم نہ لیں اور چین نہ پائیں اور سکھ کی نیند نہ سو سکیں جب تک کہ ہم ہر اس شیطانی تدبیر کو جو اسلام کے خلاف ہمیشہ سے چلی آرہی ہے اور اب زمانہ ہے کہ اس کو مٹا دیا جائے، اس کو مٹا نہ دیں اور اسلام دنیا میں غالب نہ آجائے۔

پس ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلم ممالک کو قوت اور طاقت اور فراست اور ترقی اور خوشحالی بخشے اور ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو بھی طاقت اور خوشحالی دے اور سمجھ اور عقل اور فراست عطا کرے اور خدا اپنی قرب کی راہیں اس ملک کے بسنے والوں پر آسان کر دے۔ اور روشن کر دے اور وہ اس کو سمجھیں اور پہچاننے لگیں اور خدا تعالیٰ کی طرف ان کی توجہ ہو جائے اور خدا کے سامنے وہ جھکنے لگیں اور خدا کی طرف ان کی حرکت ہو نہ ایسی حرکت جو اس سے دور لے جانے والی ہو۔

ہماری یہ بھی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ ہماری نسلوں کو نیکی اور تقویٰ پر قائم رکھے اور ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ اس بات کی توفیق عطا کرتا رہے کہ

ہم سعی مقبول کرنے والے ہوں

ہم ان راہوں پر گامزن رہیں جن راہوں پر خدا کا نور بکھرا ہوا ہے اور جن راہوں پر چل کر اللہ تعالیٰ کی رضا انسان حاصل کرتا ہے۔ خدا کرے ہمارے دل میں سوائے خدائے قادر و یگانہ کی محبت کے کوئی اور محبت اور تعلق قائم نہ رہے۔ وہ ایک ہی ہمارا مقصود ہو اور ہم میں سے ہر ایک کی صرف زبان ہی نہیں بلکہ اس کے جسم کا رؤاں رؤاں اور اس کی روح کی یہ پکار ہو مولا بس۔ مولا بس۔ مولا بس

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

اب ہم دعا کریں گے، اور پھر رخصت ہوں گے اس مقام عید اور مقام برکت سے اس دعا کے ساتھ کہ جہاں بھی ہم ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہم پر سایہ کئے رکھیں اور ہمارا احاطہ کئے رکھیں:

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۶ء

آخری قسط

حقوق العباد۔ انکی ادائیگی کی اہمیت

اور

اسلامی آداب واخلاق کا بیان

محمد حفیظ بقاپوری

پڑوسی کے حقوق و فرائض اور آداب کا بیان

پڑوسی کون ہے؟ ہر وہ شخص جس کی رہائش اور بود و باش آپ کے قریب ہے آپ کے گھر کے قریب جس کا گھر ہے وہ بھی آپ کا پڑوسی ہے ایک ہی محلہ میں رہنے والا بھی آپ کا پڑوسی بلکہ ایک ہی شہر میں رہنے والا آپ کا پڑوسی ہے البتہ جتنا جتنا کسی شخص کا دروازہ کسی شخص کے زیادہ قریب ہے اسی قدر اس کا حق بہ نسبت دور والے کے فائق ہے اور ذمہ داریاں زیادہ ہیں۔

قرآنی تشریح کے مطابق پڑوسی دو قسم کے ہیں:-

(۱) پڑوسی بھی ہو اور قریبی رشتہ دار بھی

(۲) غیر رشتہ دار پڑوسی ہو اسلامی نقطہ نظر سے انسان کا وہ پڑوسی جو پڑوسی بھی اور رشتہ دار بھی ہو وہ غیر رشتہ دار پڑوسی سے مقدم ہے جیسے فرمایا "والجار ذی القربیٰ والجار الجنب" با ایں ہمہ دونوں ہی انسان کے حسن سلوک کے حقدار ہیں۔

پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک اس قدر ضروری قرار دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مازال جبریلُ یُوصینی
بالجار حتیٰ ظننتُ انّہٗ
سیُورّثہٗ

(بخاری و مسلم بحوالہ ریاض الصالحین ۱۵۶ صفحہ)

جبریل نے مجھے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی اس قدر بار بار تاکید کی کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ شاید وہ پڑوسی کو ورثے کا حق بھی دلا دے۔!!

صاحب بالجنب کے حقوق

حقوق العباد میں سے ساتویں نمبر پر اس شخص کے حق ہیں جو گو سکونتی اعتبار سے اس کا گھر آپ کے گھر کے پاس تو نہیں لیکن مختلف النوع کام کاج اور کاروبار کے سلسلہ میں آپ کے ساتھ بیٹھنے والا اور آپ کا ہمنشین ضرور ہے اس کو قرآن کریم کے الفاظ میں الصاحب بالجنب یعنی پہلو میں بیٹھنے والا کہا گیا ہے اسلام نے اس شخص کا بھی حق قائم کیا ہے۔ صاحب بالجنب میں وہ شخص بھی شامل ہیں جو کسی دفتر میں یا کارخانہ میں یا کسی کھیت میں ایک ساتھ کام کرتے ہیں جن کی سیٹ ایک دوسرے کے بغل میں ہے یا تعلیمی اداروں میں ایک ساتھ تعلیم پانے والے سیٹ فیلو ہیں یا ہم سفر ہونے کے سبب کسی بھی سواری ریل و بس وغیرہ میں پہلو بہ پہلو بیٹھے ہیں ان سب کی صحبت، اگرچہ وقتی ہے تاہم اسلام نے اس طرح کے عارضی تعلق کا بھی لحاظ رکھتے ہوئے اس کے واجبی حقوق کا تحفظ کیا ہے کہ ان سب صورتوں میں تمہارا یہ ساتھی تمہارے حسن سلوک اور نیکی کا حقدار ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ اس کے اس حق کو پہچانو اور خوش اسلوبی اور خوش خلقی سے ادا کرو اس بارہ میں کسی سہل انگاری اور لاپرواہی سے کام نہ لو۔

مسافر کے حقوق وآداب

آٹھویں نمبر پر ابن السبیل، یعنی راہ گزر اور مسافر کے حقوق آتے ہیں انسان کو زندگی میں ضرور کوئی نہ کوئی سفر کرنا ہی پڑتا ہے اسلام نے مسافر کے حقوق کو لازمی قرار دیا اور اکرام ضیف کی تاکید فرمائی گئی ہے۔

اکرام ضیف اس قدر بڑا وصف ہے کہ حدیث میں آتا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غار میں سب سے پہلی وحی نازل ہوئی اور ساری دنیا کی اصلاح کی ذمہ داری حضورؐ کو سونپی گئی۔ تو ذمہ داری کے شدید احساس کے خیال سے حضور کو بڑی گھبراہٹ تھی کہ میں ایسی اہم ذمہ داری کیسے نبھاہ سکوں گا؟ اس موقعہ پر آپ کی غمگسار زوجہ مطہرہ حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے تسلی دیتے ہوئے حضور کے جن اوصاف حسنہ کا تذکرہ فرمایا بخاری شریف کی روایت کے مطابق سیدہ ممدوحہ نے آپ کی نسبت یہ بھی فرمایا کہ "تقری الضیف" حضور تو مہمانوں کی میزبانی کے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے ہیں۔ گھر آئے مہمان کی خاطر مدارات کرتے ہیں اس کے آرام و آسائش کا خیال رکھتے ہیں۔

قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں آتا ہے کہ جب ان کے ہاں چند فرشتہ صورت مہمان آئے آپ نے انہیں احترام سے بٹھایا اور چپکے سے اندرون خانہ تشریف لے گئے۔ اور جلد ہی ان کے لئے بھنا ہوا گوشت بطور مہمانی لے آئے مہمانی کے علاوہ مسافر کے چند حقوق یہ ہیں:-

۱۔ رستے صاف ہوں، ان پر کسی طرح کی تکلیف دہ چیز نہ ہو مثلاً کوئی کانٹا ہے اسے ہٹا دینا کوئی گڑھا ہے اسے پُر کر دینا بڑے ثواب کا موجب ہے اسی طرح موجودہ تمدن کے لحاظ سے کیلے کے چھلکے رستے پر پھینکنا بری بات ہے ان کو ہٹا دینا ثواب کا کام ہے سڑک یا رستے پر بول و براز نہ کیا جائے کوئی ایسی چیز نہ کھڑی کر دی جائے جو راہ گزروں کے لئے تکلیف کا باعث بننے والی ہو۔

۲۔ مسافر کا یہ بھی حق ہے کہ اس کو سفر کی سہولیات ملیں، مثلاً سڑکوں ریلوں ہوائی و بحری سروسز کا اچھا انتظام ہو۔

۳۔ رستہ کا امن ہو رستے کے خطرات کو دور کرنا معاشرے کا فرض ہے تا مسافر بغیر خوف و خطر کے اپنا سفر جاری رکھ سکے۔

۴۔ موجودہ تہذیب و تمدن اور ذرائع مواصلات کی ترقی کے پیش نظر ٹریفک کے اصولوں کی پاسداری بھی مسافر کا حق ہے ورنہ مسافر کی جان و مال کو خطرہ ہے

۵۔ نامہ و پیام کی ترسیل کی سہولیات اور ان کی گارنٹی کا بھی مسافر کو حق حاصل ہے تا وہ اپنے متعلقین کو اپنے سفر کے آغاز و اختتام سے باخبر کر سکے۔

۶۔ بین الملکی سفر کی صورت میں مسافر کے لئے زرِ مبادلہ کا بھی حق ہے تا کہ غریب الوطنی کی حالت میں ایسی مالی پریشانیاں لاحق حال نہ ہوں۔

۷۔ بوقت ضرورت علاج معالجہ کی ضروریات کا بھی مسافر کو حق حاصل ہے۔

ماتحتوں کے حقوق وآداب

صورت میں اس کا آقا کے ساتھ بھی ہم پلہ ہو۔ نوکر اور ماتحت کے حقوق کی نگہداشت کرے۔ ماتحت میں غلام نوکر چاکر بلکہ ملازمین بھی آجاتے ہیں اور کسی بھی انتظامیہ میں کام کرنے والا ماتحت عملہ خواہ کوئی دفتر ہو کارخانہ ہو تعلیمی ادارے ہوں کھیتی باڑی ہو غرضیکہ ہر شعبہ زندگی میں افسر و ماتحت کا سلسلہ چلتا ہی ہے۔ ان سب صورتوں میں اسلام نے ہر افسر کو حکم دیا ہے کہ قبل اس کے کہ ماتحت اپنے حقوق مانگیں اور ہڑتالوں تک کی نوبت آئے تم اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اور اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری کے سلسلہ میں خود ہی ماتحتوں کے حقوق کا خیال رکھو اور انہیں کسی نوع کی شکایت کا موقع نہ دو اس سلسلہ میں

کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ
مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ

والی جامع حدیث ہر فرد بشر کو اس کی ذمہ داری کا احساس دلاتی اور ماتحتوں کے حقوق کی نگہداشت کا حکم دیتی ہے اس سے بڑھ کر بھلا اور کونسا جامع حکم ہو سکتا ہے۔۔۔!! اللہ تعالیٰ معاشرے کے سبھی افراد کو اپنے اپنے دائرہ کے فرائض منصبی ادا کرنے کی توفیق دے جس سے ہر حق دار کو اس کا واجبی حق خود بخود مل سکتا ہے!!

معاشرہ کے بعض اہم اجتماعی حقوق و آداب کا بیان

بعض اہم حقداروں کے انفرادی حقوق بیان کرنے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وقت اور گنجائش کے اعتبار سے بعض اہم اجتماعی حقوق و آداب کا بھی مختصراً ذکر کر دیا جائے۔

اس سلسلہ میں اول نمبر پر تو اسلام معاشرہ کے ہر فرد کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھنا چاہتا ہے معاشرت کا ماحول خوشگوار بنانے کے لئے طلاقۃ الوجہ یعنی خندہ پیشانی بہت ضروری ہے ترش روئی دکھانے کا مطلب ہے کہ تم دوسرے کو اپنے سے ادنیٰ اور حقیر جانتے ہو کیونکہ تمہارے دلی جذبات اور دماغی خیالات کا تو کسی کو پتہ نہیں چل سکتا البتہ تمہارا چہرہ تمہارے اندرونے کا آئینہ دار بن سکتا ہے اسی لئے انگریزی کی ضرب المثل ہے Face is the index of mind اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی بڑا ہی پُر عظمت ہے حضور فرماتے ہیں:-

عن ابی ذرؓ قال قال لی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تحقرن من
المعروف شیئًا و لو
ان تلقی اخاک بوجہٍ
طلیقٍ

(مسلم بحوالہ ریاض الصالحین ص۲۰۱)

بنی نوع انسان سے سلوک کرتے وقت کسی بھی نیکی کو معمولی اور حقیر مت جانو بیشمار نیکیوں میں سے ایک نیکی یہ بھی ہے کہ تم کسی بھائی سے ملتے وقت اسے خندہ پیشانی سے ملو۔ خندہ پیشانی کے ساتھ ساتھ عام بات چیت میں ملاطفت کا انداز اختیار کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ ملاطفت سے کلام کرو۔

قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

لوگوں کو ہمیشہ اچھی بات کہو۔

اچھی بات کہنا اور ملاطفت کا انداز اختیار کرنا جہاں دلی خیر خواہی اور بنی نوع انسان کے ساتھ سچی محبت اور الفت کی دلیل ہے۔ وہاں تاثیر کے لحاظ سے بھی تیر بہدف نسخہ ہے۔

۲۔ اجتماعی حقوق و آداب میں سے دوسرے نمبر پر بڑا حق جو دنیا کے سبھی افراد پر حاوی ہے وہ ہے سب کو انصاف ملنا اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الانصاف من نفسک۔

انصاف کی بات خود تمہاری اپنی ذات سے شروع ہوتی ہے۔

تم خود اپنے اپنے دائرہ عمل میں رہتے ہوئے سب کو انصاف دو تب سارا معاشرہ بلکہ ساری دنیا ہی انصاف سے معمور ہو جائے گی اگر تم خود دوسروں کے حق دبا لیتے ہو تو پھر کس منہ سے دوسروں سے اپنے لئے انصاف نہ ملنے کا شکوہ کرتے ہو!

۱۔ ہر شخص کو عدل و انصاف ملنے کے ضمن میں قرآن کریم نے عمومی ارشاد فرمایا ہے کہ:-

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ
وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی
الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ
الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ
یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ

(النحل آیت ۹۱ پ ۱۴)

اس مختصر سی آیت کے پہلے حصہ میں عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کا حکم ہے جبکہ دوسرے حصہ میں ان تقاضوں کو پورا نہ کرنے کے خطرناک نتائج کا ذکر ہے جو انسان کو اعلیٰ ترین تک لے جاتے ہیں جس سے دنیا کا امن و امان ہی برباد ہو جاتا ہے۔

۲۔ خواہ کیسی بھی صورت ہو خواہ کسی بڑی اہم شخصیت کا معاملہ ہو اسلام نے

(۱) بات چیت میں عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:-

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ
کَانَ ذَا قُرْبٰی وَبِعَھْدِ
اللّٰہِ اَوْفُوْا ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ
بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ

(سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۵۳)

جب تم بات کہو تو گو وہ شخص جس کے متعلق بات کہی گئی قریبی ہو عدل و انصاف سے کام لو اللہ کے عہد کو بھی پورا کرو اللہ تعالیٰ اس امر کی تمہیں اس لئے تاکید کرتا ہے کہ تمہیں نصیحت حاصل ہو۔

(۲) معاملات میں بھی اس بات کی تاکید کی فرمایا:-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا
قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ
وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ
قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا
ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا
اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

(مائدہ آیت نمبر ۹)

اے ایماندارو تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ اور کسی قوم کی دشمنی اس بات پر تمہیں ہرگز آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو تم انصاف کرو یہ امر تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

(۳) ماپ اور تول میں بھی سبھی کو انصاف دو فرمایا:-

وَاَوْفُوا الْکَیْلَ اِذَا کِلْتُمْ
وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ
ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا

(بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۶)

اور جب تم کسی کو کچھ ماپ کر دینے لگو تو ماپ پورا دیا کرو اور جب تول کر دو تو بھی سیدھے ترازو کے ساتھ تول کر دیا کرو یہ بات سب سے بہتر اور انجام کے لحاظ سے سب سے اچھی ہے۔

اس بات کو ایک دوسرے مقام میں ان الفاظ میں دہرایا:-

وَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ
بِالْقِسْطِ لَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا

سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۵۴

اور انصاف کے ساتھ ماپ اور تول پورے پورے دو ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے بڑھ کر حکم نہیں دیتے (ہم تمہارے خالق ہیں ہم جانتے ہیں کہ جو حکم ہم نے دیا ہے تمہاری استعداد کے مطابق ہے۔)

عہد حاضر کی ایک اہم بات کا ذکر

ماپ اور تول میں کم کرکے دینے والوں اور لیتے وقت زیادہ لینے والوں کو قرآن کریم نے "المطففین" کے نام سے پکارتے ہوئے ان کے لئے ہلاکت اور تباہی کا اعلان فرمایا ہے۔ ۳۰ ویں پارے میں اللہ تعالیٰ اسی نام کی سورت میں فرماتا ہے:-

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ
اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ
یَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا کَالُوْھُمْ
اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ

(المطففین آیت ۲ تا ۴)

سودا سلف میں وزن کم کرکے دینے والوں کے لئے عذاب ہی عذاب ہے ان کے لئے جو تول کر لینے میں تو خوب پورا کرکے لیتے ہیں۔ اور جب کوئی چیز دوسروں کو تول کر دیتے ہیں تو پھر وزن میں کمی کر دیتے ہیں درا صل اس سورت کا سارا مضمون ہی مطففین کی مختلف النوع معاشی و معاشرتی بے اعتدالیوں اور ان کے برے انجام پر مشتمل اس سورت کا مضمون بڑے ہی لطیف پیرائے میں مغربی اقوام کی غیر منصفانہ پالیسیوں پر چسپاں ہوتا ہے وہ اس طرح کہ یہ لوگ بظاہر دنیا کے معلم اور استاد بنے بیٹھے ہیں لیکن تطفیف کی پالیسیوں کے سبب میٹھے بن کر بیرونی غیر ترقی یافتہ دنیا کو خوب لوٹ رہے ہیں۔ ان ترقی یافتہ ممالک کے ایسے غیر منصفانہ رویہ کے خلاف حال ہی میں ہندوستان کی وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی نے آواز بلند کی ہے موصوف نے کولمبو (سری لنکا) میں نا وابستہ ممالک کی پانچویں کانفرنس کے موقعہ پر بتاریخ ۱۷ر اگست ۱۹۷۶ء جو تقریر کی روزنامہ "الجمعیۃ" دہلی میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق:-

"انہوں نے اس بات پر زور دیکر کہا کہ ترقی یافتہ ممالک اور ترقی پذیر ممالک میں معاشی تصادم کی بجائے تعاون پیدا کرنا چاہئیے۔ ترقی یافتہ ممالک کی اس بات پر انہوں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا کہ وہ ایسے معاشی نظام کی تشکیل میں تعاون نہیں دے رہے جس سے ترقی پذیر ممالک کو "معاشی انصاف" حاصل ہو سکے"۔

(روزنامہ الجمعیۃ دہلی بابت ۱۸ر اگست ۱۹۷۶ء ص۱)

اس تازہ رپورٹ اور ہندوستان کی مقتدر بلند شخصیت کے اظہار خیال سے یہ بات واضح ہے کہ نہ صرف سیاسی بلکہ معاشی اور معاشرتی میدان میں بے انصافی کا یہ سلسلہ بالا دستوں کی طرف سے

برابر جاری ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اس وقت ساری دنیا طبقاتی کشمکش میں مبتلا ہے اور ایک خوفناک ایٹمی تباہی کے کنارے پہنچ چکی ہے۔ اور کسی وقت بھی یہ تباہی ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے کاش بنی انسان بسنے والے اس اہم معاشرتی نکتے کو سمجھ لیں اور دنیا کے سبھی افراد کو انصاف میں ان کا واجبی حق دینے کے لئے تیار ہو جائیں تب دنیا کی بربادی کی جگہ امن و سکون اور طمانیت کا دور دورہ ہو سکتا ہے...!!

حقوق و فرائض و آداب اسلامی کے سلسلہ میں آخری بات!

حقوق العباد اور آداب و اخلاق کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پر لطف حدیث کی روشنی میں ایک آخری بات کہہ کر ہم اپنے مضمون کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

حقوق و فرائض کی حدود جس طرح آپس میں لازم ملزوم ہیں اسی طرح فی زمانہ حق طلبی پر بڑا زور بھی دیا جا رہا ہے اور فرائض کی ادائیگی اور معاشرہ کے ناطے اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ بہت ہی کم دی جا رہی ہے ہر شخص دل سے اسی بات کا متمنی ہے کہ اس کو اس کے جملہ حقوق تو مل جائیں مگر اسے کرنا کچھ نہ پڑے۔ یہ طریق درست نہیں بایں ہمہ مقدس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں بڑی ہی پر حکمت اور پر عظمت تعلیم دی ہے:-

بخاری اور مسلم کی متفق علیہ حدیث کے مطابق حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ:-

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہَا سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ اَثَرَۃٌ وَاُمُوْرٌ تُنْکِرُوْنَہَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَأْمُرُنَا مَنْ اَدْرَکَ مِنَّا ذٰلِکَ قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْکُمْ وَتَسْاَلُوْنَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَکُمْ

(بحوالہ ریاض الصالحین صفحہ ۲۹۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اس جہان سے گزر جانے کے بعد تمہارے ساتھ بالا دستوں کی طرف سے کئی قسم کی ترجیحات برتی جائیں گی اور ایسی ایسی باتیں ظاہر ہوں گی جن کو تم ناپسند کرو گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے جو شخص ایسا زمانہ پائے تو اس کے لئے حضورؐ کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا! تم ان تمام حقوق کی ادائیگی کا پورا اہتمام کرو جو تم پر واجب ہوتے ہیں۔ لیکن جو تمہارے حق ان پر واجب ہیں ان سے مانگنے کی بجائے خدا سے مانگو۔

اللہ! اللہ!! کیسی پر حکمت اور امن بخش ہے حضورؐ کی یہ تعلیم کہ حق طلبی سے زیادہ فرض اور ذمہ داری کو کما حقہٗ ادا کرنا ہے۔ یہ کہہ کر حضورؐ نے دنیا کے انداز فکر کو ہی بدل دیا جس کے نتیجہ میں وہ بحث ہی ختم ہو جاتی ہے کہ حق مانگنا مقدم اور ضروری ہے یا فرض کی بجا آوری۔ پھر ہر طرف سے حق طلبی کے سلسلہ میں جو لا اینڈ آرڈر کی بے ضابطگیاں اور خرابیاں پیدا ہوتی ہیں ان سب کا قطعی طور پر سدباب ہو گیا --- فرمایا تم بھول جاؤ اپنے حقوق مانگنے کی بات کو تم یہ دیکھو کہ تمہارے ذمہ کیا فرض ہے کیا تم ان سے پورے طور پر عہدہ برآ ہو گئے ہو؟

حقیقت یہ ہے کہ انسان باہم مل جل کر زندگی بسر کرنے کا عادی ہے۔ اور زندگی کی مختلف قدریں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ ایک شخص کے فرائض کی پوری طور پر ادائیگی سے دوسرے کے واجبی حق مل جاتے ہیں۔ اور دوسرے کی طرف سے اپنے دائرہ کے فرض ادا کرنے کے نتیجہ میں پہلے کے حق پورے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس بات کو کبھی بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ معاشرت کا ہر فرد جب بھی اپنے ذمہ کے فرائض ادا کرتا ہے تو دوسروں کے حق خود بخود محفوظ ہوتے چلے جاتے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر شخص جہاں بھی ہے وہ اپنی ڈیوٹی پوری ایمانداری اور نیک نیتی سے ادا کرتا چلا جائے اس کے اپنے حق خود بخود ملتے چلے جائیں گے۔ اگر ایسا نہیں ہو پایا تو نہ اپنے ہی گھر کی چار دیواری کا ماحول درست رہ سکتا ہے نہ کسی محلہ اور شہر ملکہ سارے ملک کا واتاورن ہی سدھر سکتا ہے کسی ملک کے باشندے وہ اکائیاں ہیں جن سے ملک بنتا ہے، ان سب اکائیوں کے ٹھیک ڈھنگ سے اپنے اپنے فرض کو ادا کرتے چلے جانے سے سب کے حقوق محفوظ ہو جاتے ہیں تب نہ کسی طرح کی سٹرائیک کی نہ ستیہ گرہ کی اور نہ ہی ایجی ٹیشن کی ضرورت پیش آتی ہے۔

پس یہ ہے مختصر سی حقوق العباد کی ادائیگی کی اہمیت اور اسلامی آداب و اخلاق کی ایک جھلک اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنے اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق دے تا ہم صحیح معنوں میں حقوق العباد کے ادا کرنے والے بھی بن جائیں آمین:

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

حضرت امیر فقید المثال رضی اللہ عنہ کی ناقابلِ فراموش شخصیت

بقیہ صفحہ (۲)

بعض چشم دید واقعات سنا کر حاضرین کے ایمانوں میں تازگی پیدا کرتے۔

خود بھی نظام سلسلہ کی نہایت درجہ پابندی کرنے والے اور خلافت حقہ سے دلی عقیدت اور فدائیت رکھنے والے تھے موقعہ ملنے پر جماعت کے ہر فرد کو بھی اس رنگ میں رنگین ہونے کی تلقین فرماتے۔

الغرض آج حضرت امیر صاحب رضی اللہ عنہ کا وجود تو ہم سے جدا ہو گیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ کی شخصیت کبھی بھی دلوں سے فراموش نہیں ہو سکتی بلکہ اپنی بیشمار خوبیوں اور روشن کارناموں کی وجہ سے ہمیشہ ہی یاد رہے گی۔ آپؓ کے ہر شاگرد اور آپؓ کی صحبت میں بیٹھنے والے ہر شخص کے دل کی گہرائیوں سے آپؓ کے حق میں ہمیشہ دعائیں ہی نکلتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقاماتِ قرب پر فائز کرے اور ہمیں آپؓ کے نقش قدم پر چلتے چلے جانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین

اخبارِ قادیان

★ --- مکرم ابو البرکات صاحب آف لنڈن مورخہ ۲۸/۱ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۹/۱ کو واپس تشریف لے گئے۔

★ --- محترمہ صفیہ نور صاحبہ اہلیہ مکرم صادق نور صاحب آف انگلینڈ (جو مکرم بشیر احمد خان صاحب درویش کی خالہ زاد بہن ہیں) اپنی بیٹی کے ہمراہ زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے مورخہ ۲۷/۱ کو قادیان تشریف لائیں اور مورخہ ۳۰/۱ کو واپس تشریف لے گئیں۔

★ --- مکرم شیخ محمد طفیل صاحب ایم اے مبلغ احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور آف انگلستان اپنی دختر مکرمہ انیسہ طفیل صاحبہ اور جماعتِ احمدیہ لاہور سے ہی تعلق رکھنے والی ایک فرانسیسی خاتون محترمہ مسز ہاؤس مان صاحبہ مورخہ ۲۹/۱ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ اور یکم فروری کو واپس چلے گئے۔

★ - محترم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب ہندوستانی سفیر کے داماد مکرم طارق صاحب اور محترم ڈاکٹر صاحب کی دو بیٹیاں مکرمہ ستارہ صاحبہ و مکرمہ جبیں صاحبہ دہلی سے مورخہ ۳۱/۱ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور صرف تین گھنٹے قیام کر کے واپس تشریف لے گئے۔

★ --- مورخہ ۲۶/۱ کو عزیزم مکرم مبارک احمد صاحب اسلم ابن مکرم فتح محمد صاحب اسلم درویش کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے حبیبہ نام تجویز فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک خادمہ دین بنائے آمین

قادیان ۳۱ر صلح یہاں چند یوم سخت سردی کے بعد اب دھوپ نکلنا شروع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو سردی کے بد اثرات سے محفوظ رکھے آمین

درخواستہائے دعا:-

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ ایک سال سے نسوانی عوارض کے سبب بیمار چلی آرہی ہیں پچھلے سال امرتسر لال ہسپتال اور دوسرے سرکاری ہسپتال میں دکھلایا گیا تھا۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا لیکن مریض میں اتنی طاقت نہ تھی کہ اپریشن کرایا جاتا جس کی وجہ سے طاقت کے انجکشن لگوائے جاتے رہے اب چند یوم سے طبیعت زیادہ خراب رہتی ہے سینے پیٹ اور پسلیوں میں درد رہتا ہے ڈاکٹروں نے کہا تھا اگر اپریشن نہ ہوا تو کینسر ہونے کا خطرہ ہے کچھ منذر خواب بھی چند دنوں سے دیکھ رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے سخت ذہنی پریشانی ہے۔ نیز خاکسار اور بچے بھی بیمار رہتے ہیں بچوں کا سالانہ امتحان بھی ہونے والا ہے اس لئے تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہلیہ صاحبہ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے آمین:

خاکسار:- محمد سعید انور مودہا

(۲) مکرم عتیق الرحمٰن صاحب طالب علم ایم ایس سی عثمانیہ یونیورسٹی گذشتہ دنوں حلقہ بگوش احمدیت ہوئے ہیں اور انہوں نے بیعت کرتے ہی اپنے والدین اور رشتہ داروں کو مطلع کیا کہ میں احمدی ہو گیا ہوں جس پر ان کے والدین کی مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ موصوف تمام احباب جماعت سے درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد (دکن)

واقعۂ صلیب کے بعد حضرت مریم کہاں گئیں بقیہ صفحہ اوّل

حضرت مسیحؑ نے فرمایا۔ یعقوب تم بہر حال اس کی طرف رجوع کرنا ہے۔" (قول ۱۲)

مریم مگدلینی کے متعلق ہے:۔

"میں مریم کو اپنے پاس بلالوں گا (یا اسے اپنے تئیں کھینچ لونگا) تاکہ وہ بھی زندہ رُوح بن جائے۔" (قول ۱۱۴)

(The Gospel According to Thomas.)

۵ ۔۔ عیسائیوں کے باطنی فرقہ کے صحائف قدیمہ میں واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح علیہ السّلام کی موجودگی کا ذکر ہے کہ آپ جی اُٹھنے کے بعد ڈیڑھ سال یا ۵۵۰ دن تک حواریوں کے ساتھ رہے۔

دوسری صدی کے بشپ اریمی لیس کے حوالہ سے عیسائی عالم "ویسٹ کاٹ" لکھتے ہیں۔

"باطنی فرقہ کے لوگ یہ مانتے تھے کہ جی اُٹھنے کے بعد ۱۸ ماہ تک حضرت مسیحؑ حواریوں کے ہمراہ رہے۔ اس عرصہ میں تازہ وحی اور مکاشفات سے انہوں نے حواریوں کو مطلع کیا یہ مکاشفات باطنی فرقہ کے لٹریچر میں محفوظ ہیں۔"

(An introduction to the study of The Gospels by Westcote. P. 408)

مصر کے آثار سے نکلنے والے صحائف "یعقوب کی انجیل" شامل ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ:۔

"۵۵۰ دن تک صلیبی حادثہ کے بعد حضرت مسیح حواریوں کے ساتھ ہمسفر رہے اس دوران پطرس اور یعقوب کو آپ نے باطنی حکمتوں سے روشناس کیا۔"

(Theology of Gospel of Thomas by Gartner. PP. 102 و 103.)

عیسائی روایات میں ہے کہ جب یوحنا یروشلم چھوڑ کر ایشیا میں گئے تو حضرت مریمؑ ان کے ہمراہ تھیں۔ یوحنا پہلے ایشیا کے اس حصہ میں گئے جسے پارتھیا کہتے ہیں۔ پھر آپ ایشیائے کوچک میں چلے گئے۔ اس سفر میں اس مقدس امانت کو یوحنا نے اپنے آقا کے سپرد کر دیا۔ جسے صلیب کے اذیت ناک مراحل میں یوحنا کی کفالت میں دے دیا گیا تھا۔

اس کے بعد کیا ہوا؟ تاریخی قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ بلادِ شرقیہ کے سفر میں حضرت مریم حضرت مسیح علیہ السّلام کے ہمراہ تھیں۔

۶ ۔۔ انجیل میں پطرس کے نامہ اوّل میں حضرت مریم کی ہجرت کی طرف اشارہ موجود ہے۔ پطرس نے یہ خط بابل سے لکھا جو اس وقت پارتھی حکومت میں شامل تھا اور اسرائیلی جلا وطنوں کا بہت بڑا مرکز تھا۔ پطرس نے اشارہ کیا ہے کہ حضرت مسیحؑ حادثہ صلیب کے بعد نئی زندگی پاکر نوحؑ کے علاقہ کی قیدی روحوں میں منادی کے لئے گئے۔ اس مکتوب میں پطرس مرقس اور اُن کے بعض شاگردوں کی بابل میں موجودگی کا ذکر ہے۔ ایک برگزیدہ اور محترم خاتون بھی بابل میں پطرس کے ہمراہ ہیں جو کہ مغرب میں عیسائیوں کو سلام بھیجتی ہیں۔

شیعہ کتاب بحار الانوار میں لکھا ہے کہ مریم اور ابن مریم ارضِ کربلا (بابل) سے گزرے انہوں نے حواریوں کے ہمراہ یہاں قیام فرمایا۔ (جلد ۱۴ صد ۱۵۵)

ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السّلام بلادِ مشرق کے سفر پر تھے۔ ان کے ہمراہ مریم اور بعض حواری تھے۔ ان قرائن سے ظاہر ہے کہ مقدس پطرس کے خط میں جس مقدس خاتون کا ذکر ہے وہ حضرت مریم ہیں۔

اس باب میں پیٹر بام کی تحقیق قابلِ ذکر ہے۔ پیٹر بام ایک عیسائی سکالر لکھتے ہیں:۔

"ہمیں انجیل کے بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم اس وقت صلیب کے پاس کھڑی تھیں جب صلیب پر سے یسوع نے اپنے پیارے شاگرد یوحنا کو مخاطب ہوکر کہا۔ "سنو یہ ہے تمہاری ماں"۔ اس دن کے بعد یوحنا نے مریم کی نگہداشت و خدمت اپنی ماں کی طرح کرنا شروع کر دی اور انہیں اپنے گھر لے آیا۔ صلیبی واقعہ پر کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ یروشلم میں یہودیوں کی طرف سے اذیت رسانی شروع ہو گئی۔ یوحنا کا بھائی اس فتنہ میں شہید ہوگیا۔ پطرس کو قید خانہ میں ڈال دیا گیا۔ ان حالات میں ضروری تھا کہ یوحنا اپنی ماں کی حفاظت کے لئے کوئی قدم اُٹھاتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا نے مریم کے ہمراہ یروشلم کو خیر باد کہا۔ یوں اس مقدس امانت کی حفاظت کا انتظام کر دیا جو صلیب پر یسوع نے اس کے سپرد کی تھی۔"

(Early sites of christianity by Peter Bamser. P. 110-111.)

اسی کتاب میں پیٹر بام لکھتے ہیں کہ واقعہ صلیب کے چار سال بعد یوحنا غائب ہوگئے ۳۷ سے ۴۸ء تک یوحنا کے حالات پردۂ اخفاء میں ہیں۔ (صنا۱۱)

اعمال فلپ قرونِ اولیٰ کی ایک کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ پطرس، دوسرے حواری اور یوحنا یروشلم سے نکل کر پارتھیا میں آگئے تھے یعنی عراق عرب میں دریائے فرات کے پار۔ (اپوکرفل نیو ٹسٹامنٹ از ایم آر جیمس ص۴۴۲)

رابرٹ گریوز ایک عظیم سکالر، شاعر، عالم اساطیر لکھتے ہیں کہ حادثۂ صلیب سے بچ کر حضرت مسیح پارتھیا میں آگئے تھے۔ آپ کے بعض شاگرد بھی پارتھیا میں چلے آئے کیونکہ یہاں اسباطِ یہود آباد تھے۔

(نزرین کا سبل و Jesus in Rome)

قرونِ اولیٰ کی روایت ہے کہ مریم یوحنا کے ہمراہ ایشیا میں چلی گئیں۔ (اس روایت کا حوالہ آگے آئے گا) ایشیا سے مراد یہاں ایشیائے کوچک لیا جاتا ہے۔ پارتھیا بھی ایشیا میں تھا۔ کیوں نہ سمجھا جائے کہ یوحنا حضرت مریم کو اپنے آقا کے پاس عراق عرب (پارتھیا) میں لے آئے تھے۔

۷ ۔۔ مکاشفاتِ یوحنا عارف میں لکھا ہے کہ ایک آسمانی عورت اپنے مقدس فرزند کی پیدائش کے بعد ابلیس کے حملہ کے وقت ایک بیابان میں بھاگ گئی۔ چوتھی صدی میں مقدس ایپی فینیس بڑی شانِ بے نیازی سے لکھتے ہیں:۔

"کتابِ مقدس میں نہ مریم کی وفات کا ذکر ہے نہ عدم وفات کا۔ مریم کی تدفین کا ذکر بھی ہم نہیں پاتے۔ یہ امر بھی کسی جگہ مذکور نہیں کہ جب یوحنا نے ایشیا کی طرف کوچ کیا تو مریم ان کے ہمراہ تھیں ......مکاشفات یوحنا عارف میں لکھا ہے کہ اژدہا اس خاتون کی طرف لپکا جس نے ایک نرینہ بچے کو دنیا میں جنم دیا تھا۔ اس حملہ کے وقت اس خاتون کو شاہین کے پر عطا ہوئے تاکہ وہ بیابان کو بھاگ جائے اور اژدہا اسے اپنی گرفت میں نہ لے سکے۔ ممکن ہے یہ سب کچھ مریم کی ذات میں بپایۂ تکمیل پہنچا ہو۔ تاہم میں حتمی اور قانونی طور پر اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ میں اس امر کا بھی اعلان نہیں کروں گا کہ مریم زندہ جاوید ہے اور نہ ہی میں اس کی وفات کا فیصلہ کرونگا میرے خیالات میری ذات تک محدود رہیں گے۔ میں ان کا افشا نہیں کرونگا۔"

(The Book of Mary by H. Deniel PP. 135 و 136.)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ آبائے کلیسیا بعض مصالح کی بنا پر صحیح روایت بتانے سے گریزاں ہیں۔ ہجرت کا ذکر کرتے ہیں اور پھر اپنے عجز کا اظہار شروع کر دیتے ہیں۔ بہرحال بین السطور سے ظاہر ہے کہ وہ بیابان میں ہجرت والی روایت کے قائل ہیں۔ ایشیا میں ہجرت والی روایت کا بھی ذکر ہے۔

۸ ۔۔ مشرق میں حضرت مریم کہاں مدفون ہیں؟ حضرت مسیح علیہ السّلام کا مقبرہ تو سری نگر میں ہے مگر کشمیر کے شمال میں کاشغر میں "مزارِ مریم" بھی موجود ہے۔ کوہ مری میں ایک قدیم مزار ہے جس پر اس پہاڑ کا نام کوہ مری رکھا گیا۔ شاید وہ بھی تین مریم نامی خواتین میں سے کسی ایک کا ہے۔ پروفیسر نکولس رورخ اپنے سفر نامۂ ایشیا میں لکھتے ہیں:۔

"کاشغر سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر مزارِ مریم کے نام سے ایک مقبرہ موجود ہے۔ یہ قبر مقدس کنواری یعنی والدہ حضرت مسیح ناصری کی طرف منسوب ہے۔ روایت بتاتی ہے کہ صلیبی حادثہ کے بعد مریم یروشلم سے کاشغر میں آئیں جہاں وہ وفات پاگئیں اور ان کا مزار بنایا گیا۔ یہ مقام آج کے دن تک زیارت گاہِ خلائق ہے۔"

(Heart of Asia. P. 69.)

بائیبل میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل ارض "صین" یعنی چین میں آباد ہیں۔ (یسعیاہ ۴۹/۱۲) کشمیر اور اس کے شمال میں چین کا صوبہ سنکیانگ بنی اسرائیل کی آماجگاہ تھا۔

(Jesus in Rome. P. 84.)

ان کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں حضرت مسیح علیہ السّلام کا ان علاقوں میں آنا ضروری تھا۔ انہی علاقوں میں مریم اور ابن مریم کے دفن ہونے کا ذکر، اُن کے مزاروں کا ملنا اس تحقیق کا معراج ہے کہ جو انیسویں صدی کے مامور زمانہ نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کی صورت میں پیش کی۔ جس کی بنیاد قرآنِ حکیم کی آیتِ کریمہ وَاٰوَیْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ہے۔

اس عظیم الشان تحقیق کی تائید میں مزید دو حوالے ملاحظہ ہوں۔

۹ ۔۔ بھوش پران میں لکھا ہے کہ عیسیٰ مسیح ایک غیر ملک سے ہجرت کر کے ہمالہ دیش میں آگئے تھے۔ یہاں آسمانی صحائف کی طرف دعوت دیتے تھے۔

ہندوستان کے ایک بادشاہ سے گفتگو ملاحظہ ہو:۔

"میری ولادت ایک کنواری کے بطن سے ہوئی (اس لئے) مجھے فرزندِ خدا جانو۔ میں غیر قوم کے مذہب کا مبلغ ہوں۔ سچائی کا پیروکار اور راستی پر قائم ہوں ....جب حق معدوم ہو گیا اور ایک غیر قوم میں تمام اخلاقی اقدار کا خاتمہ ہوگیا تو میں مسیحا کے روپ میں ظاہر ہوا ....جس مذہب کو میں کافروں کے سامنے پیش کرتا ہوں وہ نوعِ بشر کے تزکیہ، گناہ آلود جسم کی تطہیر اور مناجات نگم (آسمانی صحائف) کی طرف رجوع کی تلقین ہے۔"

آخر میں ہے کہ ساکا راجہ نے عیسیٰ مسیح کو (ایک جاگیر عطا کرکے) پورے طور پر بسا دیا۔

(باقی ملاحظہ کیجئے صـ۱۱ پر)

خورشیدِ قادیان

از مکرم خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری حیدر آباد

آج بلکہ ابھی ابھی یہ جانکاہ اطلاع ملی کہ حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر و ناظر اعلیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بے اختیار آنکھیں اشکبار ہوگئیں سینہ پر ایسا معلوم ہوا کسی نے سِل رکھ دی ہے۔ احمدیہ جوبلی ہال حیدر آباد میں نماز جمعہ سے قبل خطبہ دیا جا رہا تھا۔ یوں لگا جیسے جوبلی ہال پر بھی آہ و فغاں کا عالم طاری ہوگیا ہے۔ ہر سینہ گھائل، ہر آنکھ پُرنم۔ شدتِ گریہ نے حلق میں کانٹے بھر دئے۔ تصور نے کئی جہانوں کی سیر کروائی۔ ہم اپنے آقا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بہت دور رہتے ہیں۔ دل کو ڈھارس تھی کہ حضور کا ایک خاص نمائندہ ہماری دسترس سے دور نہیں۔ ایک وجود جس نے اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے حُسنِ صبیح کا نظارہ کیا ہے۔ جب چاہتے اُس سے اپنی تکالیف اور دکھ درد لکھ بھیجتے وہ جو ہمارے لئے بہت دعائیں کرنے والا اور ہماری معروضات کو دینی فرصت میں شرفِ توجہ بخشنے والا تھا، آج ہم میں نہیں رہا۔ اب کسے لکھیں کہ دل اطمینان پائے کسے دیکھیں کہ آنکھوں کی سیری ہو۔ کس سے ملیں کہ سینہ و دل منور ہو جائیں۔ وہ پیر مگر جوان ہمت، وہ ضعیف لیکن عزم الستیادہ وہ نحیف پر پیکر جہادِ مسلسل، کہاں ڈھونڈیں کدھر سے لائیں۔ دنیا ہر دم و ہر آن غموں کی آما جگاہ ہے۔ زندگی کو ایک دن شکست ہونا ہے۔ لیکن کم بلکہ بہت ہی کم ہیں جو نقدِ جان و دل اپنے آقا و مولا کی مرضی پر ہارتے ہیں۔ مرنا سبھی کو ہے۔ اجل کسی کو بخشنے والی نہیں۔ لیکن اگر اُس کا وار کسی ایسے شخص پر ہو جس سے سیکڑوں بندگانِ خدا کی بہبودی وابستہ ہو جو خاص طور پر قوم کی رہنمائی کے لئے بنایا گیا ہو اور وہ خاص کام جو اُس کے ذمہ تھا ایک اتنی بڑی قوم اور اس قدر وسیع ملک میں کسی اور کے ذریعہ پورا ہوتا نظر نہ آتا ہو تو یقیناً ایک ایسا سانحہ ہے جو صد ہزار افسوس و حسرت کے لائق ہے۔

آپ کی ذات مجسم متعدی تھی جو نوجوانوں کو گرانبارِ انفعال کر دیتی تھی۔ آپ کا وجود مجسم عمل پیہم تھا جو طبائع کو حرکت و قوت کا خوگر بنا دیتا تھا۔ یخ بستہ چٹانوں کے سینے میں اندر تک اُتر جاتے اور حرارت سے سرشار کر دینے کی قوت صرف بجلی میں ہے۔ یہ بھی ایک بجلی تھی جس نے سینکڑوں درویشوں کو ایسی حرارتِ نو عمی بخشی کہ خاک میں پڑے فلک چاک کر گئے۔ اعضائے معطل قوت و نمو کا پیکر ہوگئے۔ نظم، ضبط، محنت، ایک مقصدِ خاص کی تکمیل کے لئے مسلسل تگ و تاز اور پھر انکسار، فروتنی اور عاجزی، یہ وہ جواہر پارے ہیں جو حضرت نے مرکزِ قادیان کے رہنے اور کام کرنے والوں میں اُجاگر کئے۔ خلافتِ ثانیہ و ثالثہ ہر دو کا بھرپور اعتماد آپ کو حاصل تھا۔ بہر طور آپ نے مناصبِ عالیہ ہی سے حصہ لیا۔ درویشوں میں سب سے عالی، ناظروں میں سب سے بلند، بزرگی اور وجاہت میں سب سے اُونچے اور امارت میں سب سے اوپر۔ داخلی لحاظ سے بھی آپ کا یہی حال رہا۔ فرض شناسی، محنت، جواں ہمتی، اعتدال، اور اصابتِ رائے کچھ آپ ہی کے ساتھ مخصوص تھے۔ تقسیمِ ملک کے پُر آشوب زمانے میں جس ذمہ داری کو آپ نے اپنے سر لیا، آخر دم تک یوں نباہا کہ اُس کی مثال نہیں مل سکتی۔ کیا بلحاظ عمر اور کیا بلحاظِ صحت، اب آپ کے آرام کرنے کا زمانہ تھا۔ لیکن سب جانتے ہیں کہ آپ نے سلسلہ کے کاموں کو اپنے آراموں پر مقدم رکھا۔ مصائب اور تکالیف کو ہمیشہ شکست دی۔ پنجاب کی سخت سردی آپ کی سحر خیزی میں کبھی روک نہیں بن سکی۔ گرما کا شدید موسم آپ کے معمولات و فرائض میں کوئی موانع نہیں کھڑا کر سکا۔ قادیان کے احمدی تو احمدی، غیر مسلم بھی آپ کی خوبیوں کے قدردان، آپ کی بزرگی و برتری کے معترف، آپ کی محبت اور شفقت کے مُقر اور آپ کی صلاحیتوں سے فیضیاب رہے۔ بحیثیت صدر میونسپل کمیٹی آپ نے ایک غیر معمولی لمبے عرصے تک اہل قادیان کی خدمت انجام دی، بلکہ تادمِ مرگ اس عہدۂ عظیمہ پر فائز رہے۔ برصغیر ہند و پاک میں سینکڑوں آپ کے شاگرد ہیں۔ اُن کے قلوب کا حال خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کیا ہوگا۔

خود عاجز راقم جب بھی آپ سے ملا یہی محسوس ہوا کہ حضرت نے اپنی شفقت و محبت صرف میرے لئے مخصوص کر دی ہے۔ احباب کو تاکیداً کہا کرتے کہ خطوط لکھا کرو۔ جب کوئی خط آپ کی خدمت میں لکھا جاتا تو فوراً جواب دیتے۔ قادیان کو لکھے جانے والے سبھی خطوط کے جواب ویسے جلد ہی دئے جاتے ہیں۔ لیکن آپ کا جواب ہمیشہ سب سے پہلے وصول ہوتا۔ یہ میرا بارہا کا تجربہ ہے کیونکہ میں جب بھی قادیان لکھتا ہوں کئی دوستوں اور بزرگوں کو ساتھ ہی لکھا کرتا ہوں۔ حضرت مولوی صاحبؓ کا جواب سب سے پہلے آتا اور کوئی نہیں ہوتا جو اس صفتِ مستعدی میں آپ کا مقابلہ کر سکتا۔

حضرت مولوی صاحب خلیفۂ وقت کے نامزد کردہ لیڈر تھے۔ گویا کہ خدا کے مقرر کردہ عہدہ دار تھے۔ ہندوستان میں احمدیت کے انصرام اور استقلال کے لئے جن حکمت عملیوں کو برتنے کی ضرورت تھی، بحیثیت ناظرِ اعلیٰ آپ نے انہیں برتا۔ بحیثیت ناظم دار القضاء بے نظیر فیصلے دئے، ہر تنظیمی معاملے میں بے لاگ رائے زنی کی اور حق کے قیام کے لئے ہمیشہ اپنے آراموں کو قربان کیا۔ عربی کی مشہور مثل ہے کہ ”سید القوم خادمھم“ قوم کا سردار اصل میں قوم کا خادم ہوتا ہے۔ یعنی جو خادمِ قوم ہوتا ہے، وہی سرداری کا حق رکھتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی خادمانہ حالت ہزاروں سرداریوں کے لئے باعثِ صد افتخار تھی۔

شخصیت کی تعمیر اور تشکیل کا پیچیدہ اور دشوار گزار عمل، مطالعہ، مشاہدہ اور تجربہ سے عبارت ہے۔ حضرت مولوی صاحب کو ان تینوں میدانوں کی وسعت میسر رہی۔ آپ کی شخصیت کو کُلی حیثیت سے جانچئے یا خانوں میں تقسیم کرکے اُن کا جُز اور کُل دونوں بھی تاریخ ساز ہیں۔ ابتداء ہی سے محنت اور سخت محنت آپ کا معمول رہا۔ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السّلام سے خاص لگاؤ اور محبت کی خوشبو آپ کے ریشہ ریشہ میں بسی ہوئی تھی۔ تقسیم ملک کے بعد ہندوستانی احمدیوں اور درویشانِ قادیان کی قیادت کی ذمہ داری حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی طرف سے آپ کو سونپی گئی۔ اُس وقت کی نزاکت اور صعوبتوں کا اندازہ صرف وہی لوگ لگا سکتے ہیں جنہوں نے اپنے امام اور خلیفہ کی آواز پر شعائر اللہ کی حفاظت اور اہل ہند کی رہنمائی کے لئے قادیان میں رہنا قبول کر لیا تھا۔ یہ دور سخت مصائب اور آلام کا دور تھا۔ حال، زمانے کی نیرنگیوں اور لحظہ لحظہ سنگینیوں سے معمور تھا۔ مستقبل کا نہ کوئی خاکہ تھا اور نہ تصور۔ دنیوی آنکھ مایوسی اور افسردگی کے سوا کچھ نہیں دیکھ پاتی تھی۔ لیکن احمدیوں نے اپنے امام اور خلیفہ کی آنکھ سے گہرے کھڈ میں چھپے ہوئے تاریک مستقبل کو روشن مینار کی طرح بلند ہوتے دیکھ لیا تھا۔ موجودہ سخت نا آسودگی کے باوجود اگر ممکن الحصول کی شدید خواہش انسان میں پیدا ہو جائے تو وہ نہ صرف زندہ بلکہ سرگرم عمل اور مائل بہ ارتقاء بھی رہتا ہے۔ احمدیوں کو اُس وقت سخت نا آسودگیوں کا سامنا تھا۔ لیکن اُن کے امام کو دئے گئے خدائے بزرگ و برتر کے وعدے ایک تابناک مستقبل کو اُن کے لئے ممکن الحصول ہی نہیں بلکہ سہل الحصول بنا کر پیش کر رہے تھے۔ وہ تابناک مستقبل کیا تھا؟ خدمتِ انسانیت کی بسہولت توفیق پانا۔

حضرت مولوی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے اپنی ولولہ انگیز قیادت اور سرگرم عمل نگرانی میں مرکز قادیان کے ناموس کو زندہ رکھا بلکہ اُسے ترقی دے کر اوجِ اعلیٰ تک پہنچا دیا۔ آج قادیان پوری توانائیوں کے ساتھ برصغیر ہندوستان کے بسنے والوں کو اُن کے پیدا کرنے والے کے ساتھ تعلق استوار کرنے میں ہر طرح کی مدد دینے کے لئے کوشاں ہے۔ آپ کی کارکردگی اور فعال قیادت کا ہر شعبہ نور و رنگ کے سرمایہ سے لبریز ہے۔ ایسے رنگ جن سے متنوع شخصیتوں کی شبیہیں اجاگر ہوتی ہیں۔ آپ کی تابناک اور تابندہ شخصیت کی اکائی اپنی ذات میں ایک دفتر تھی۔ ایک بزم اور ایک انجمن تھی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے اِس خیال سے کہ معمولی شمعیں تیز ہواؤں کا مقابلہ نہیں کر سکیں گی، ایک خورشید پر انجمن سجا دیا تھا ——— صد حیف! آج وہ خورشید غروب ہو چکا ہے۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم منصور احمد صاحب مظفر پور سے لکھتے ہیں کہ انکے عزیز داؤد احمد کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ جو بفضل تعالےٰ کامیاب ہوا ہے۔ تمام درویشانِ قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو بینائی عطا فرمائے۔ خاکسار۔ مرزا وسیم احمد قادیان

۲۔ برادرم مکرم احمد عبد الباسط صاحب ابن مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فاضل مرحوم حیدر آباد عارضی طور پر بینک میں ملازم ہوئے ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ پہلے ماہ کی جو تنخواہ خاکسار کو ملے گی (جو تقریباً ۵۱۲ روپے ہوگی) درویش فنڈ میں دے دیں گے۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ انکو مستقل ملازمت مل جائے۔ اور اللہ تعالیٰ دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے آمین۔

خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد۔

زندہ یادیں

از مکرم منصور احمد صاحب چیمہ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان

مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۷۷ء کو یہ اندوہناک خبر سُن کر بے حد افسوس ہوا کہ حضرت الحاج مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل رضی اللہ عنہٗ رحلت فرما گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ خاکسار آج کل تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان میں معلّم ہے اور حضرت مولانا صاحبؓ کی ذاتی زندگی سے کوئی زیادہ تعلق نہ رکھتا تھا۔ تاہم اُن کی شخصیت اس قدر باعزت اور پُر وقار تھی کہ کوئی بھی ایسا شخص نہ ہوگا جو ایسی شخصیت کو دیکھ کر یا اُن سے مل کر متأثر نہ ہوا ہو۔ آپ کی وفات کی خبر سُن کر میرا قلم آپ کے اخلاق کریمانہ کی کچھ حسین و زندہ یادیں بیان کرنے پر بے اختیار آمادہ ہوا۔ اگرچہ مجھے یہ بھی علم ہے کہ میرے سے زیادہ آپ کے حُسنِ سلوک۔ مہمان نوازی، ملنساری اور آپ کے درویشان سے تعلق و پیار کا ذخیرہ لوگوں کے پاس موجود ہوگا۔ لیکن خاکسار کے ساتھ جو چند یادیں وابستہ ہیں وہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔

میں یہاں ان باتوں کا ذکر کرنا اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ لوگ ایک حقیر خادم سے ان کا اندازہ لگالیں۔ حضرت مولانا صاحبؓ بعد نمازِ عصر اکثر مہمان خانہ کے سامنے جہاں آج کل بہشتی مقبرہ کا دفتر ہے۔ وہاں بیٹھا کرتے تھے۔ یہی راستہ محلہ ناصر آباد کی طرف جاتا تھا۔ آپؓ کبھی اکیلے بیٹھے ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مَیں آپ کے سامنے سے گذر رہا تھا مجھ کو پاس بُلایا اور فرمانے لگے کہ "بابو دا کی حال ہے کدی دیکھیا نہیں" مَیں نے جواب دیا حضرت آج کل ان کی ڈیوٹی بہشتی مقبرہ میں ہوتی ہے اور وہ کم ہی بازار کی طرف آتے ہیں۔ فرمانے لگے کہ "ٹھیک تے ہیں نا" مَیں نے کہا جی ہاں تو فرماتے "نہیں ٹھیک ہے" اس بات کا میرے دِل پر اتنا اثر ہوا کہ آپ کو درویشان کی کتنی فکر رہتی ہے کہ ایک درویش کو مَیں نے اتنے دنوں سے دیکھا نہیں اس کا حال کیا ہے یہ کوئی زیادہ دیر کی بات نہیں ہوگی اس عمر میں بھی آپ کو اتنی فکر رہتی تھی جس سے آپ کے اُس تعلق اور پیار کا اندازہ ہوسکتا ہے جو آپ کو درویشان کرام سے تھا۔

اسی طرح آپ کو درویشان کی اولاد کی بھی فکر رہتی تھی۔ یہاں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ان کو اتنی فکر درویشان اور اُن کی اولاد کے متعلق تھی کہ ایک حقیقی باپ کو بھی اتنی نہیں ہوگی۔

آپ اس جگہ بیٹھ کر اکثر پتنگ اُڑانے والوں کو اس کے نقصان سے آگاہ کرتے رہتے تھے اور تلقین کیا کرتے تھے۔ اُن کے ڈر اور خوف کی وجہ سے کوئی بھی ایسا کام کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔ اگر کوئی بچہ یہ کام کرتا تھا تو اس کو کوئی کہہ دیتا کہ امیر صاحبؓ آرہے ہیں تو بس اُس کا جو حال ہوجاتا تھا۔ اس کا ذکر کرنا مشکل ہے۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ میں ننگے سر بازار جا رہا تھا۔ آپؓ اکثر بچوں کو سر پر ٹوپی رکھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ میرے پاس ٹوپی نہ تھی رومال تھا میں نے وہ سر پر رکھا اور گذر گیا جب واپس آیا تو مجھ کو رومال رکھنے کا خیال نہ رہا اور اسی طرح آپؓ کے سامنے سے گذرنے لگا تو آپ نے فرمایا "اِدھر آ آگے تے دا مار کے ننگ گیا سائیں ھُن چیتا نہیں رہیا" مَیں نے جلدی سے رومال نکالا پر "اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت" اس کے بعد اگر میرے پاس ٹوپی یا رومال نہ ہوتا تو مَیں آپ کے سامنے سے نہیں گزرتا تھا۔ اور دوسروں کو بھی ننگے سر سامنے سے گذرنے پر منع کر دیتا تھا خیر خود تو نہ گزرتا تھا۔

آپؓ کی بینائی اور سُننے کی طاقت اتنی زیادہ تھی کہ معمولی سی آہٹ بھی سُن لیتے تھے اور آدمی کو دُور سے ہی پہچان لیتے تھے۔ کبھی آپؓ کے دفتر کے سامنے سے گذر ہوتا تو اپنے پیروں کی چاپ تک کو بند کرنا پڑتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی آپ دیکھ اور پہچان لیتے تھے۔

آپؓ کا دور دراز کے غیر مسلموں سے بھی بہت گہرا تعلق تھا۔ اور وہ لوگ اکثر آپ کے پاس ملنے کے لئے آیا کرتے تھے۔ اور آپ سے مل کر بہت متأثر ہوا کرتے تھے۔ اور آپ کو مہمان نوازی کی بہت فکر رہتی تھی آپ یہ نہیں چاہتے تھے کہ کوئی مہمان آئے اور وہ کم از کم چائے پیئے بغیر چلا جائے۔ اسی طرح کی اور بہت سی خوبیاں آپؓ میں پائی جاتی تھیں۔

آج یہ بزرگ صحابی ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن آپؓ کی یادیں موجود ہیں جو زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہینگی۔ جس نے بھی آپ کی شخصیت کو دیکھا ہوگا یا اُن سے مِلا ہوگا وہ یقیناً متأثر ہوا ہوگا۔ اور اُن کی چھاپ اس کے دِل پر ضرور پڑی ہوگی۔ آج اس بزرگ کے چرچے ہر ایک غیر مسلم کی زبان پر ہو رہے ہیں۔

۴۴

اللہ تعالیٰ مولانا صاحب مرحوم پر بے شمار

۴۴

رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

آخر میں خاکسار اپنے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھ کو بھی دین کا سچا خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو کمزوریاں ہیں اُن کو دور فرمائے۔ آمین ۞

قرار دادِ تعزیت منجانب جماعتِ احمدیہ حیدر آباد

بر وفات حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضلؓ

جماعتِ احمدیہ حیدر آباد کا یہ خصوصی اجتماع جو آج بتاریخ ۲۱ جنوری ۱۹۷۷ء بعد نمازِ جمعہ منعقد ہوا، اُس سانحۂ عظیم پر جو حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضلؓ امیر و ناظرِ اعلیٰ جماعتِ احمدیہ قادیان کی ہمیشہ کی جدائی کے رنگ میں ہم پر آپڑا ہے، اپنے انتہائی دُکھ اور صدمے کا اظہار کرتا ہے۔

ایسا عالی وجود جس کی شفقت تمام احباب جماعت ہائے ہندوستان پر سالہا سال سے یکساں سایہ فگن رہی، اُس سے ہم محروم ہوگئے ہیں۔ وہ ارفع وجود جس کے لئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "افسروں کا افسر" کے الفاظ ارشاد فرمائے تھے، وہ پاک اور پیاری ہستی جسے اللہ تعالیٰ نے صرف اعلیٰ سے اعلیٰ مناصب کے لئے ہی چنا تھا، اور جس نے اپنے وجود میں اعلیٰ سے اعلیٰ تر ہونے کا ثبوت بھی پیش کیا، آج ہم سے جدا ہوگیا ہے۔

جمیع احباب جماعتِ احمدیہ حیدر آباد بذریعہ ریزولیوشن ہٰذا، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، عزیز سعادت احمد ابن حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، و نیز تمام درویشان قادیان کی خدمت میں اپنے دِلی رنج اور دُکھ کا اظہار کرتے ہیں اور دُعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علّیین میں جگہ عطا فرمائے، اپنے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے قرب کا مقام بخشے، پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے اور ہر طرح اُن کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

۲۔ منجانب جماعتِ احمدیہ سکندر آباد

آج مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۷۷ء تعزیتی اجلاس میں جماعتِ احمدیہ سکندر آباد حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب امیر احمدیہ قادیان کے جانکاہ اور الم ناک سانحہ ارتحال پر بے انتہا رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا آپ کو فخر حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو جماعت احمدیہ کے مختلف اور اعلیٰ سے اعلیٰ عہدوں پر فائز فرمایا تھا اور آپ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ۱۹۴۷ء کے بعد تا حیات ناظرِ اعلیٰ کے عظیم عہدے پر فائز رہے نیز جس خوش اسلوبی سے مرحوم نے جماعتی کاموں کو سرانجام دیا تاریخ احمدیت میں سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور جملہ پسماندگان کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور سوگوار اہلیہ صاحبہ نیز بچوں کا اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو نیز درویشان کرام کو بھی اللہ تعالیٰ صبر اور ہمت دے آمین۔

۳۔ مکرم سمیع الرحمٰن صاحب غیر از جماعت دوست سہارنپور سے ایڈیٹر بدر کے نام خط محررہ ۲۸/۱/۷۷ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

اخبار بدر موصول ہو رہا ہے۔ شکریہ! جناب مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل (امیر مقامی) کے انتقال کی خبر بھی پڑھی۔ اللہ کریم مولوی صاحب موصوف کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اُنکے جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل بخشے۔ نیز آپ کی جماعت کو نعم البدل مہیا فرمائے۔ میری جانب سے مولوی صاحب مرحوم کے صاحبزادگان کو تعزیت فرمایئے۔ کاش موصوف کچھ عرصہ اور آپ لوگوں کے درمیان رہتے! مگر مشیت ایزدی میں کسی کو کیا چارہ ہے؟ جناب مرزا وسیم احمد صاحب کی خدمت میں میری جانب سے بعد سلام کے مندرجہ ذیل شعر پیش فرمایئے۔

جو بادہ کش تھے پُرانے وہ اُٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لے ساقی

خیر اندیش۔ سمیع الرحمٰن

نتیجہ دینی نصاب سنہ ۱۹۷۶ء

کتاب "ختم نبوت کی حقیقت"

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان میں جن دوستوں نے "ختم نبوت کی حقیقت" یعنی دینی نصاب برائے سال ۱۳۵۵-۵۶ ہش / ۱۹۷۶ء کا امتحان دیا تھا اُن کا نتیجہ شائع کیا جا رہا ہے۔ امتحان کے کل نمبر ۱۰۰ تھے جن میں سے ۳۳ نمبر حاصل کرنے والے کامیاب قرار دئے گئے ہیں۔ اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والے دوستوں کے نام بعد میں شائع کئے جائینگے۔ کامیاب ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ اُن کی کامیابی مبارک کرے۔ امین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ سملیہ (رانچی)

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم نثار احمد صاحب	۷۶/۱۰۰
۲	″ جلال الدین صاحب	۴۸
۳	″ شہام الدین صاحب	۳۷
۴	″ جمال الدین صاحب	۶۲
۵	″ عین الحق صاحب	۴۲
۶	″ انعام الحق صاحب	۴۸
۷	″ اعمال الدین صاحب	۴۰
۸	″ عبد اللطیف صاحب	۴۱
۹	″ عبد الحمید صاحب	۴۰
۱۰	″ عباس احمد صاحب	۶۱
۱۱	″ روزن احمد صاحب	۳۴
۱۲	″ محمد حنیف انصاری صاحب	۴۲
۱۳	″ عصر الاسلام صاحب	۳۳
۱۴	″ معین الحق صاحب	۴۰
۱۵	″ محمد شفیق احمد صاحب	۳۲
۱۶	″ قمر الہدیٰ صاحب	۵۱

حیدرآباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم محمد شمس الدین صاحب	۵۷
۲	″ یوسف حسین صاحب	۵۰
۳	″ احمد عبد الباسط صاحب	۴۳
۴	″ احمد عبد الحکیم صاحب	۴۲½
۵	″ احمد عبد الستار صاحب	۶۱
۶	″ منظور احمد صاحب	۳۶
۷	مکرمہ شاکر النساء بیگم صاحبہ	۳۴
۸	مکرم احمد عبد المعید صاحب	۵۸

پینگاڈی

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم عبد القادر صاحب	۶۰
۲	″ کے پی۔ زبیر صاحب	۵۳
۳	″ ایس وی۔ زین العابدین صاحب	۷۶
۴	″ بی۔ احمد صاحب	۵۰
۵	″ بی۔ محمود احمد صاحب	۶۱
۶	″ کے پی۔ ابوبکر صاحب	۵۱
۷	″ کے پی۔ ہمزہ صاحب	۴۱
۸	″ کے پی۔ اکبر شاہ صاحب	۳۳
۹	مکرم سی ایچ۔ عبد المجید صاحب	۴۷
۱۰	″ سی صدیقی صاحب	۳۴

گلبرگہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم غلام محی الدین صاحب	۳۳
۲	″ غلام نعیم الدین صاحب	۳۳
۳	″ شفیع الدین صاحب	۳۳
۴	″ قریشی عبد الحکیم صاحب	۵۱
۵	″ غلام احمد صاحب بی ایس سی	۳۳
۶	″ حبیب الدین صاحب	۳۶
۷	مکرمہ رحمت النساء بیگم صاحبہ	۵۳
۸	″ عالیہ بیگم صاحبہ	۴۹
۹	″ امۃ الحفیظ صاحبہ	۳۳
۱۰	″ بشریٰ پروین صاحبہ	۳۳

سورب

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم نثار احمد صاحب	۳۹
۲	″ عبد المجید صاحب	۳۹

مالیر کوٹلہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم مبارک احمد بٹ صاحب	۵۰
۲	″ محمود احمد بٹ صاحب	۴۲

ساگر

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم حاجی جمال الدین صاحب	۶۱

شیموگہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان	۵۵
۲	″ ایس کے عبد الحفیظ صاحب	۴۵
۳	″ چوہدری حبیب اللہ	۴۷
۴	″ ایس کے اختر صاحب	۵۸

برہ پورہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم محمد عبد الغنی صاحب	۵۶
۲	″ محمد شمیم الدین صاحب	۵۰
۳	″ سید عبد الفہیم صاحب	۶۲
۴	″ محمد اظہر خان صاحب	۴۷

بھدرواہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب	۵۵

رُوڑکی

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم یعقوب احمد صاحب	۵۵

یاری پورہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم ناصر احمد خاں صاحب	۳۹
۲	″ عبد القیوم صاحب میر	۵۰
۳	″ میر عبد الرحمٰن صاحب	۵۱
۴	″ میر شمس الدین صاحب	۵۷
۵	″ مظفر احمد ظفر صاحب	۳۶

کیرنگ اڑیسہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم منشی خاں صاحب	۵۹
۲	مکرمہ خدیشا بی بی صاحبہ	۵۸
۳	″ طاہرہ بیگم صاحبہ	۴۵
۴	″ زاہدہ بیگم صاحبہ	۵۷
۵	مکرم فتح الرحمٰن صاحب	۵۳
۶	مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ	۵۴
۷	″ امۃ الرشید صاحبہ	۵۱
۸	″ امۃ النصیر صاحبہ	۵۲
۹	″ کوثر بیگم صاحبہ	۶۲
۱۰	″ رابعہ خاتون صاحبہ	۴۵
۱۱	″ رحمت بی بی صاحبہ	۵۰
۲۔	محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ	۵۵
۳۔	″ رضیہ بیگم صاحبہ احمدی	۴۱
۱۲	مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ	۴۴
۱۳	″ جابرہ بی بی صاحبہ	۵۲
۱۴	″ ممتاز بیگم صاحبہ	۳۷
۱۵	″ امۃ القیوم صاحبہ	۵۳
۱۶	″ لطیفن بیگم صاحبہ	۵۰
۱۷	″ زبیدہ بیگم صاحبہ	۵۵
۱۸	″ سارہ بیگم صاحبہ	۵۶
۱۹	″ امۃ الشکور صاحبہ	۴۴
۲۰	مکرم نجیب الرحمٰن صاحب	۶۰
۲۱	″ مقصود احمد صاحب	۴۷
۲۲	″ منظور احمد صاحب	۵۹
۲۳	″ ظفر اللہ خان صاحب	۶۳
۲۴	″ افضل حسین خاں صاحب	۵۰
۲۵	″ منظور حسین خاں صاحب	۴۷
۲۶	″ محمد رفیق صاحب	۵۰
۲۷	″ خضر حیات خاں صاحب	۵۳
۲۸	″ شیخ بہادر صاحب	۵۲
۲۹	″ عبد الرحمٰن صاحب	۵۹
۳۰	″ حنیف خاں صاحب	۶۶
۳۱	″ شفیق اللہ خان صاحب	۵۶
۳۲	″ عمر علی صاحب	۵۲
۳۳	″ شیخ دیدار احمد صاحب	۴۶
۳۴	″ مطیع الرحمٰن صاحب	۴۶
۳۵	″ توفیق احمد صاحب	۴۶
۳۶	″ محمد فیروز احمد صاحب	۵۱
۳۷	″ شیخ ابراہیم صاحب	۵۳

کلکتہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم روشن علی صاحب	۴۳
۲	″ محمد مشرق علی صاحب	۶۸

ڈائمنڈ ہاربر

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم محمد رمضان صاحب	۴۸
۲	″ اے ایس محمد مشیر صاحب	۴۹
۳	″ شہادت علی صاحب	۴۷
۴	″ محمد اسحاق صاحب	۴۲
۵	″ قاضی عبد الرشید صاحب	۴۶

بھدرک (اڑیسہ)

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۔	مکرم فیض احمد خان صاحب	۴۳

درخواست دُعا

۱۔ مکرم ٹی بشیر احمد صاحب آف کوڈالی (کیرالہ) اعصابی کمزوری سے بیمار ہو کر دوبئی سے کوڈالی آئے ہوئے ہیں۔ اور وہاں پر زیر علاج ہیں وہ مبلغ ۱۰/- روپے درویش فنڈ میں ارسال کرتے ہوئے تمام احباب جماعت اور درویشان قادیان سے اپنی مکمل شفا یابی اور بخیر و عافیت دوبارہ دوبئی پہنچنے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار۔ ناظر بیت المال آمد قادیان۔

۲۔ خاکسار کے والد صاحب کے کاروبار میں برکت و ترقی کے لئے نیز خاکسار کے چھوٹے بھائیوں کے امتحانوں میں نمایاں کامیابی کے لئے تمام احباب جماعت اور درویشانِ قادیان سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے!

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ بدر آئندہ ماہ کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بدر اخبار کے ذریعہ بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کر دیں تاکہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔

(مینیجر اخبار بدر قادیان)

خریداری نمبر	نام خریدار	خریداری نمبر	نام خریدار
۱۰۰۳	مکرم سید حمید الدین صاحب	۱۸۴۱	مکرم ایچ منیر احمد صاحب مدراس
۱۰۲۰	" محمد عبد الغنی صاحب	۱۸۴۰	مسز عبد الرزاق صاحب مرحوم
۱۰۴۴	" اللہ دین صاحب	۱۸۴۳	میر اظہر الحق صاحب
۱۰۴۰	" شیخ کرشون احمد صاحب	۱۸۴۹	مسز سید حبیب صاحبہ
۱۰۶۴	" محمد عثمان نور صاحب	۱۸۵۰	مکرم سید بشیر احمد صاحب
۱۱۵۲	" محمد رشید صاحب	۱۸۵۱	" خواجہ غلام محمد صاحب [illegible]
۱۱۵۳	" فضل الرحمن صاحب	۱۸۸۰	" غلام رسول صاحب
۱۱۵۰	" بابو غلام رسول صاحب	۱۹۰۰	" قریشی غلام مرتضیٰ صاحب
۱۱۸۴	" بابو محمد یوسف صاحب	۲۰۰۳	" ایم عبد الرحمن صاحب
۱۲۲۶	" شیخ محمد لطیف صاحب	۲۰۲۸	انجمن احمدیہ کلکتہ
۱۲۲۵F	" ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب	۲۰۵۶	M.O. DR. F. Hassan [illegible]
۱۲۷۱	" " رفیع اللہ صاحب مرحوم	۲۱۰۹	مکرم مولوی حبیب الرحمن صاحب
۱۲۸۴	" احسان اللہ صاحب ٹاک	۲۲۱۲	محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ
۱۲۸۶	" بشیر احمد صاحب	۲۲۴۰	مکرم عبد الوہاب صاحب
۱۲۹۱	" الحاج آدم ابراہیم صاحب	۲۲۳۰	" غلام احمد صاحب عجب شیر
۱۲۹۹	" سید فضل الرحمن صاحب	۲۲۹۹	محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ
۱۳۰۳	انچارج صاحب سنٹرل لائبریری بنگلور	۲۵۱۱	Auto Wings Madras.
۱۴۰۱	مکرم ایس۔ اے بخش صاحب	۲۵۱۸	مکرم سید جلال الدین صاحب
۱۴۲۰	" ابو نعیم صاحب بی اے۔ بی ایل	۲۵۲۲	" محمد شمس الحق صاحب
۱۴۷۲	" محمد حسن جان صاحب	۲۵۹۷	" ڈاکٹر غلام نبی صاحب
۱۵۰۷	" شیخ آدم صاحب	۲۶۷۹	" سید اللہ بخش صاحب
۱۶۲۶	" حبیب اللہ خان صاحب	۲۷۰۷F	" اللہ دتہ صاحب گنائی
۱۶۲۸	" محمد نعمت اللہ صاحب	۲۷۵۳	" غلام احمد خان صاحب
۱۶۴۲	" قریشی عبد الرؤف صاحب	۲۷۸۶	" محمد حبیب الدین صاحب
۱۷۴۴	" غلام حسین رشتا صاحب	۲۷۸۷	" عبد الوہاب صاحب
۱۷۸۵	" محمد عظمت اللہ صاحب	۲۸۴۲F	" ایم دائمی ندیم صاحب
۱۷۸۹	" سید سجاد احمد صاحب		
۱۸۲۶	" محمد ظہیر الحق صاحب		
۱۸۳۱	" عبد الواحد صاحب صدیقی		

واقعہ صلیب کے بعد حضرت مریم صدیقہ کہاں گئیں؟ (بقیہ صفحہ ۷)

ہمارے دیش کے اس حصہ میں جہاں غیر قوم کے لوگ بسے ہوئے تھے۔ (ملاحظہ ہو رابرٹ گریوز کی کتاب ۷۷/۷۶ Jesus in Rome P.) اس پہاڑ پر حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ ان کی والدہ تھیں یا نہیں؟ اس کے لئے دوسرا حوالہ ملاحظہ ہو۔

(۱۰)

قرن اول میں نصیبین و ایڈیسہ میں سریانی کلیسیا قائم ہو گئی تھی۔ اس کی تحویل میں جو لٹریچر تھا اس میں اعمال توما یعنی ہندوستان میں توما کی تبلیغی مہمات اور ۱۰۵ اشعار پر مشتمل ایک سریانی نظم ہے۔ اعمال توما میں لکھا ہے کہ یہ نظم ٹیکسلا اور شمالی مغربی ہند کے عیسائی پڑھا کرتے تھے۔ اس نظم کا مضمون یہ ہے کہ دور مشرق میں کوہ وفا کی بلندیوں پر بادشاہوں کے بادشاہ، خاتون مشرق اور دوسرے درجہ پر مامور ایک فرستادہ، ہمارے بھائی کی حکومت ہے (مراد اللہ تعالیٰ، مریم اور ابن مریم ہے) درقان کے معنے سرسبز شاداب کے ہیں۔ یہ وہ بلند جگہ ہے جسے قرآن کریم میں "رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ" کہا گیا ہے۔

(اس نظم کے لئے ملاحظہ ہو۔ دی اپاکرفل نیو ٹسٹامنٹ میں اعمال توما از ایم آر جیمس صفحہ ۴۱۱ تا ۴۱۵)

حرف آخر

ان حوالوں سے اصل حقیقت پورے طور پر منکشف ہو جاتی ہے۔ قرآنی صداقتوں کے ظہور کا یہ زمانہ ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ:

● حضرت مسیح علیہ السلام پیدائش، طفولیت، جوانی، کہولت اور وفات کے ادوار سے گزرے ہیں۔ بعث بعد الموت کا مرحلہ باقی ہے۔
● وہ رسولاً الیٰ بنی اسرائیل تھے۔
● جہاں گئے ان کی برکات پھیلتی گئیں۔
● مریم اور ابن مریم زندگی بھر اکٹھے رہے۔ ماں بیٹا دونوں ایک دسترخوان پر کھانا کھاتے رہے۔
● وہ دونوں خداتعالیٰ کا نشان "آیۃ اللہ" تھے۔ ان کو مصیبت عظمیٰ سے نجات دے کر ایک سطح مرتفع پر پناہ دی گئی۔ سرسبز و شاداب جاری چشموں والی جگہ۔

ان صداقتوں کی طرف مذکورہ بالا حوالوں میں لطیف اشارے موجود ہیں۔

(بشکریہ "الفرقان" ربوہ بابت ماہ جنوری ۱۹۷۷ء)

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ ۲) = ان تمام قابل احترام ہستیوں کو شفاء کاملہ عطا فرمائے آمین۔

قادیان ۳۱ صلح (جنوری) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ!

CHAPPAL PRODUCTS KANPUR

VARITY

Phones. 52325/52686, P.P.

پائیدار بہترین ڈیزائن پسند

لیدر سول و ربر شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

آپ کا اپنا ← ویرائٹی چپل پروڈکٹس!

(مکھنیا بازار کانپور۔ ۴۲/۲۹)

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دیدہ زیب مصنوعات!

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:

The Kerala Horns Emporium
T.C. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
Pin. 695009.

PHONE NO: 2351.
P.B. NO: 128.
CABLE:- "CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے!!

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004,
Phone No. 76360.

منظوری ناظران وممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۱۳۵۶ ہش (۱۹۷۷ء) کے لئے مندرجہ ذیل ناظران وممبران صدر انجمن احمدیہ کی منظوری مرحمت فرمائی تھی۔ جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ریزولیشن ۲/خ مورخہ ۱۶-۱-۷۷ کے مطابق ریکارڈ ہوئی :-

1. حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ...... ناظر اعلیٰ و صدر مجلس
2. محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ...... ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ ناظر امور عامہ۔ ایڈیشنل ناظر اعلیٰ
3. مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز .... ناظر جائیداد
4. " قریشی عطاء الرحمٰن صاحب .... ناظر بیت المال خرچ
5. " چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی .... ناظر بیت المال آمد
6. " منظور احمد صاحب سوز .... ناظر تعلیم
7. " سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف حیدرآباد ... ممبر
8. " سیٹھ محمد الیاس صاحب آف یادگیر ..... ممبر
9. " صدیق امیر علی صاحب آف موگراں ..... ممبر

لیکن حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی اچانک وفات حسرت آیات کے بعد حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل تبدیلیاں منظور فرمائی ہیں جو صدر انجمن احمدیہ قادیان میں زیر ریزولیشن ۲۰/خ مورخہ ۲۹-۱-۷۷ ریکارڈ ہوئیں :-

1. محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ...... ناظر اعلیٰ و صدر مجلس
2. مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ...... ناظر دعوۃ و تبلیغ

ناظر اعلیٰ قادیان

اعلان بابت تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

بدر مورخہ ۲۰ جنوری میں تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کے ممبران اور عہدیداران کے بارے میں اعلان ہو چکا ہے۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب وکیل الاعلیٰ کی وفات کے بعد سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل ترمیم اور اضافہ فرمایا ہے:

1. خاکسار مرزا وسیم احمد کو وکیل الاعلیٰ اور صدر مجلس مقرر کیا گیا ہے۔
2. مکرم فضل الٰہی خان صاحب کو بھی رکن مجلس ہذا مقرر کیا گیا ہے۔

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید

اعلان بابت وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان کے ارکان وعہدیداران کی منظوری ۱۹۷۷ء کے لئے عطا فرمائی تھی۔ اس کا اعلان بدر بابت ۲۰ جنوری میں کیا جا چکا ہے۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذیل کی ترمیم فرمائی ہے :-

1. خاکسار کی بجائے انچارج وقف جدید۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے
2. مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کو بھی رکن مجلس ہذا مقرر کیا گیا ہے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست دعا:- برادرم مکرم سلطان احمد صاحب آف پینگاڈی (کیرالہ) کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کا آپریشن بھی ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: عنایت اللہ ہمدرد دہلوی۔ قادیان

تقرر امیر جماعت احمدیہ قادیان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو ناظر اعلیٰ کے علاوہ امیر جماعت احمدیہ قادیان بھی مقرر فرمایا ہے۔

نائب ناظر اعلیٰ قادیان

قادیان میں یوم جمہوریت!

قادیان میں ۲۶ جنوری کو ستائیسواں یوم جمہوریت بہت دھوم دھام سے منایا گیا۔ ملکی انتخابات کے قرب کی وجہ سے عوام میں بھی زیادہ جوش تھا۔ سیاسی لیڈروں نے تقریریں کیں۔ اور جماعت احمدیہ کے افراد حسب طریق سابق کثیر تعداد میں اسی خوشی کی تقریب میں شامل ہوئے۔ (نامہ نگار)

شکریہ احباب

حضرت والد محترم کی وفات پر جس رنگ میں احباب جماعت نے ہمارے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا اور قراردادوں اور انفرادی خطوط کے ذریعہ تعزیت فرمائی ہے۔ خاکسار اور خاکسار کی والدہ محترمہ اور سب بہن بھائی سب کے تہہ دل سے ممنون ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً سب کو جواب دینا ممکن نہیں۔ اس لئے اخبار بدر کے ذریعہ ہی ان سب بزرگوں اور ہمدردوں کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس حسن سلوک کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

خاکسار:
سعادت احمد جاوید ابن حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مرحوم
امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

تبادلہ

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس کا پونچھ سے حیدرآباد میں بطور مبلغ تبادلہ کیا گیا ہے آئندہ مولوی صاحب سے مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کی جائے:-

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

Mouvi Hameeduddin Shams H.A
Ahmediya Muslim Mission,
Ahmediya Jubli Hall,
Afzal Gunj,
HYDERABAD-12 (A.P)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت امیر صاحب مقامی مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بارے میں احباب اپنے خیالات قلمبند کرکے ایڈیٹر بدر کے نام ارسال کریں۔ تا اس بزرگ وجود کی خوبیوں کا مرقع تیار ہو کر افادہ احباب کا باعث ہو۔

(ایڈیٹر بدر)